ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
رحمۃ اللہ علیہ

17/16

پاکستان کا قاتل کون ؟

"نہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان کو کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی یحییٰ خاں نے شراب کے نشے میں مست ہو کر قوم کے نام پیغام نشر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم بڑے مضبوط ہیں ہم پاکستان کیلئے کھیتوں میں کارخانوں میں اور ہر جگہ لڑیں گے لیکن ہم نے دیکھا کہ پاکستان کی فوج نے ہندو فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اگر ہم مسلمان بھائیوں کے مطالبے کے سامنے جھک جاتے تو پاکستان نہ ٹوٹتا لیکن ہم نے بھائیوں کے سامنے جھکنا گوارا نہ کیا۔ اور ہندو فوج کے سامنے جھک کر پاکستان کو تباہ کر دیا آج یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کو کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جس نے پہلے پاکستان کو توڑا وہ آج بھی موجود ہے۔ اس لیے کہ پاکستان کے قتل کے الزام میں آج تک کسی پر مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ اس سلسلہ میں اگر حمود الرحمان کمشن کی رپورٹ شائع کرنے کا کہا جاتا ہے تو وہ بھی شائع نہیں کی جاتی۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ ابھی تک ۱۲ کروڑ کے عظیم پاکستان کے قاتل کو نہیں پہچان سکے۔ یہ حکومت کے اہل نہیں۔ انہیں مستعفی ہو جانا چاہیے۔ اور وہ یہ جانتے ہیں کہ قوم ان پہ شبہ کرتی ہے۔ اور قوم ان پر شبہ کرنے میں حق بجانب ہے کیا انہوں نے "اُدھر تم، اِدھر ہم" کا نعرہ نہیں لگایا تھا؟"

(دھوبی گھاٹ لائلپور کے جلسۂ عام سے قائد جمعیت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضیاء الرحمٰن فاروقی باب العلوم کہروڑ پکا

شہید اسلام مولانا سید شمس الدین شہید کا سیاسی نسب نامہ حریت

قائد انسانیت حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کہ جن کو اعلان توحید سے روکنے کے لئے اہلبیتؓ کے ۳۹ افراد کے ہمراہ شعب ابی طالب میں نظر بند رکھا گیا۔ وہاں بچے اور جوان بھوک و پیاس کی تمازت سے بلکنے لگتے سفاک تماشا دیکھتے، ظالم آوازے کستے مگر ان معنوی صعوبتوں سے محسن انسانیتؐ کے استقلال میں کیا فرق آ سکتا تھا۔ بس وہ توحید کی آواز پر جوں کے توں قائم رہے! انہیں گالیاں دی گئیں۔ ان کے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپؐ کو دھمکیاں دی گئیں۔ لالچ دیئے گئے۔ قاتلانہ حملے کئے گئے۔ سب و شتم ہوتا رہا۔ سرور کائنات علیہ السلام کو زہر تک دیا گیا۔ مگر ان کے عزائم و مقاصد کے سامنے باطل کی تمام کوششیں بیت عنکبوت ثابت ہوئیں۔ اور فرعون و شداد کے وارث جھکتے گئے، مٹتے گئے آخر رسوا ہوئے اور اسلام کا سورج طلوع ہو کر رہا۔

شہید اسلام امام مظلوم سیدنا عثمان غنیؓ

وہ کہ جن کو خلافت کے خلعت مرصع سے محروم کرنے کے لئے ۴۰ روز تک خانہ خویش میں محصور رکھا گیا۔ اب وہ اپنے خریدے ہوئے کنوئیں سے چلو بھر پانی نہیں پی سکتے۔ خود نئی تعمیر کردہ مسجد نبویؐ میں دو رکعت نماز ادا نہیں کر سکتے۔ بالآخر امام کو شہید کر دیا گیا، تین روز تک نعش پڑی رہی ام حبیبہؓ کی مزاحمت پر جنازہ اٹھا تو جنازہ پر سنگباری ہوئی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی بھی اجازت نہ دی گئی۔

خوارج کے بے پناہ ظلم کے باوجود انکی روح فرمان نبویؐ پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے باعث کامیابی کے گیت گاتی رہی

شہید اسلام سیدنا امام حسینؓ

وہ کہ جس نے ظالم کی بیعت کرنے سے انکار کیا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے بچے شہید ہوتے دیکھے، اہلبیتؓ پر کربل کا خونیں معرکہ دیکھا، میدان کارزار میں خون کی ندیاں بہتی دیکھیں، قلیل ہونے کے باوجود کوئی طاقت انکے عزائم میں اضمحلال پیدا نہ کر سکی، بالآخر پانی بند ہوا۔ شہید ہو گئے۔ اور امت محمدیہ کو جذبہ حریت و فخر کا سبق پڑھا گئے۔

شہید اسلام حضرت سعید بن جبیرؒ

وہ جلیل القدر تابعی جس نے دربار حجاج میں حق گوئی کی مثال قائم کی موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ظلم کی ظلمت کے پرخچے اُڑائے، حجاج دہل گیا۔ علماء کے اس اجتماع سے غبطہ و رشک کی آوازیں اٹھیں۔ بالآخر حجاج نے قتل کا حکم دیا تو سینکڑوں مشائخ کی چیخیں نکل گئیں۔ سعیدؒ نے مسکراتے ہوئے کہا، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میرے خدا نے ۵۳ سال سے زیادہ تمہارے امام کی عمر لکھی ہی نہ تھی!

شہید اسلام امام اعظم ابو حنیفہؒ

وہ فقیہہ امت جس نے وقت کی فاسق گورنمنٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ عدالت کے جاری ہونے والے غلط فتوؤں کی ڈٹ کر مخالفت کی، آخر گرفتار کر لئے گئے۔ خلیفہ مامون کی سختیاں انہیں اپنے عزائم سے ہٹا نہ سکیں امام نے کوڑے کھائے۔ ظلم برداشت کیا۔ آخر صدق و حق گوئی کا پرچم بلند ہوا۔ کوئی سلطنت امام اعظم کو اپنے ارادوں کی تکمیل سے روک نہ سکی۔ تاریخ دان جانتے ہیں کہ امام وقت کا جنازہ جیل سے اٹھا۔

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

شہید قرآن سیدنا امام احمد بن حنبلؒ

وہ بے نوا قلندر جس کے قدموں میں شاہوں کے اقتدار آن پڑے، جس نے خلق قرآن کے مسئلہ پر شاہ واثق اور خلیفہ معتصم باللہ کی سختیاں اٹھائیں۔ حق کی خاطر کوڑے کھائے۔ خون میں نہا گئے۔ کیا مجال کہ ان کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ آئے اور ان کے پروگرام میں مصلحتیں سدّ راہ بن سکیں۔ بس وہ جرأت و شجاعت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے۔

امام غزالیؒ:- وہ امام با صفا جس کی خدمات دینی کے پیش نظر شاہ وقت نے حرص و آز اور طمع و لالچ دے کر درباری جاہ و حشمت پیش کی مگر انہوں نے التفات ہی نہ کیا ان کے یہاں خلاف اسلام فتوؤں کی گنجائش ہی نہ ہوئی وہ ہمیشہ فقر و استغنا کے پیکر رہے استقلال واستراج ان کا اوڑھنا بچھونا ہوا۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ

ایسا جوانمرد علامہ برحق جس نے تاتاری گورنمنٹ کے تخت کو تاراج کر دیا۔ انہوں نے شاہوں کی عظمتیں خاک میں ملا دیں۔ وہ حق گوئی کے جرم میں سالہا سال نظر بند رہے علم کی انتہا یہ کہ مختلف علوم کی ۶ سو کتابیں لکھ ڈالیں۔

آخر ان کا جنازہ دمشق کے قلعہ سے نظر بندی کی حالت میں اٹھا۔ اور ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔

حضرۃ مجدد الف ثانیؒ:- وہ درویش بے گلیم وہ امام برحق۔ جس کی سطوت سے اکبری ایوانوں میں زلزلہ بپا ہو گیا۔ جہانگیری سلطنتیں لرز گئیں حضرت مجدد کے نعرہ مستانہ کے سامنے اقتدار ٹھہر نہ سکے آخر وہ جھک گئے۔ اقتدار کا پرچم سرنگوں ہو گیا۔

تاریخ پکارتی ہے مجدد اسلام کو کوئی طاقت اپنے مصمم ارادوں کی تکمیل سے باز نہ رکھ سکی۔

جیت گئے اسلام کے غازی ہار گئی کفر کی بازی
جھک نہ سکا توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم (ظفر علیخاں)

امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:- وہ امام جس کا مقابلہ تہذیب کے دیوتاؤں سے ہوا۔ جس نے نادرشاہ اور سادات بارہ کے تہذیبی و تمدنی فتن کی خرابیوں کے انسداد میں زبان و قلم سے اقوام ہند میں ایمان کی روح پھونک دی اسلام کے اس پیکر نے فلسفہ اسلام پیش کیا تو یونانی فلسفہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ آپ نے اسلام معاشی و اقتصادی حل واضح کیا تو مارکس اور لینن کے دروازے بند ہو گئے۔ آخر آپ کے مخالفین نے ان کے انگوٹھے کاٹ دیئے۔ سختیاں کیں۔ جیلوں میں ڈالا بس وہ بھی اسلاف کی روایات پر عمل پیرا رہے۔

امیر الہند حضرۃ سید احمد بریلویؒ

وہ مجاہد جس نے مسلمانوں کے تحفظ کے لئے ۵ سو سواروں کی معیت میں درہ خیبر کے راستے پشاور پر حملہ کیا! سرحد میں اسلامی حکومت قائم کی! راجہ رنجیت سنگھ گورنر پنجاب نے ایک ریاست عطا کرنے کا لالچ دیا کہ جنگ بند کر دو۔ مجاہد برحق نے کہا جاؤ تمہاری ریاستیں میرے جوتے کی نوک پر! میں مسلمانوں کی عزت کے تحفظ کے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔ بس راجہ حیرت میں پڑ گیا۔ آخر وہ بالاکوٹ کے مقام پر جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

اور پرچم اسلام کو خون دل سے تازگی بخشی!

باقی ص ۱۶ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ

مطابق

۳ مئی ۱۹۷۴ء

جلد ۱۷
شمارہ ۱۷
قیمت ۶۵ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۵/۰ روپے
ششماہی ۱۳/۰ ر
سہ ماہی ۷/۰ ر

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر

زاہد الراشدی

قصہ حضرت الامیر کی گرفتاری کا

۲۸- اپریل کو روزنامہ جنگ راولپنڈی نے خبر دی کہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر مرکزی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کو نوشہرہ ضلع پشاور پولیس نے تحفظ امن عامہ کی دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ اس سے قبل یہ خبر موصول ہو چکی تھی کہ نوشہرہ پولیس نے جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ ایڈیٹر ماہنامہ الحق، مولانا سمیع الحق اور دیگر سیاسی کارکنوں کے وارنٹ گرفتاری مذکورہ دفعہ کے تحت جاری کر دیئے ہیں۔ اسی روز خانپور فون پر رابطہ قائم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت الامیر مدظلہ گھر میں تشریف فرما ہیں اور گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ بعض دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ نوشہرہ پولیس نے دیگر راہنماؤں کے ساتھ ساتھ حضرت درخواستی مدظلہ کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا ہے۔ چنانچہ پنجاب جمعیۃ کی طرف سے حضرت مرشدی مولانا عبیداللہ انور مدظلہ امیر صوبائی جمعیۃ جناب مولانا سید نیاز احمد گیلانی جنرل سیکرٹری صوبائی جمعیۃ اور راقم الحروف کا ایک مشترکہ بیان ان وارنٹوں کی مذمت اور مقدمہ واپس لینے کے مطالبہ پر مشتمل پریس کو جاری کیا گیا، لیکن ۲۹- اپریل کو اخبارات دیکھے تو معلوم ہوا کہ ایک خبر رساں ایجنسی نے غلط فہمی سے وارنٹوں کی مذمت کو گرفتاری کی مذمت کا عنوان دے دیا ہے۔ چنانچہ اس روز بیشتر اخبارات میں حضرت درخواستی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور مولانا سمیع الحق کی گرفتاری کی خبر جمعیۃ علماء اسلام کے حوالہ سے شائع ہوئی اور امروز لاہور نے جنگ کراچی کے حوالہ سے گرفتاری کی خبر شائع کر دی۔ اس کے ساتھ مذمت کے بیانات بھی پریس میں آ گئے جس سے ملک بھر میں جمعیۃ کے ارکان، دیندار حلقوں اور حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے عقیدت مندوں میں غم و غصہ اور احتجاج و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ متعدد مقامات پر احتجاجی اجتماعات اور جلوسوں کے پروگرام ترتیب دیئے گئے اور ہر جگہ سے جمعیۃ کی شاخوں اور کارکنوں نے مرکزی دفتر سے بذریعہ فون و ٹیلیگرام رابطہ قائم کر کے صحیح صورت حال معلوم کی اور اس طرح قومی پریس کی ایک بظاہر معمولی سی غلطی ملک بھر میں دینی و سیاسی حلقوں کے لئے از حد پریشانی کا باعث بن گئی۔

اس وضاحت کے بعد ہم ان راہنماؤں کی گرفتاری کی خاطر جاری کئے جانے والے احکامات کو پولیس کی ناعاقبت اندیشی اور آئینی و جمہوری حقوق کے منافی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ احکامات واپس لئے جائیں۔ کیونکہ اس قسم کے اقدامات ملک کے سیاسی حلقوں میں اضطراب کے ساتھ ساتھ حکومت کی بدنامی کا بھی باعث بنتے ہیں۔ (۳۰ر اپریل)

تمام شاخیں متوجہ ہوں

(۱) حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ نے جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ شہید حریت حضرت مولانا سید شمس الدین شہید رحمہ اللہ کی سیٹ پر ضمنی الیکشن کے سلسلہ میں شہید رحمہ اللہ کے والد محترم اور جمعیۃ کے نامزد امیدوار حضرت مولانا سید محمد زاہد صاحب کی الیکشن مہم میں ان سے بھرپور مالی معاونت فرمائیں اور جتنی جلدی ممکن ہو معاونت کی رقم حضرت مولانا سید محمد زاہد صاحب خطیب مکی مسجد فورٹ سنڈیمن بلوچستان کے نام ارسال کر دیں۔ یاد رہے کہ اس سیٹ پر انتخاب ۱۹ر مئی کو ہوگا۔

(۲) قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تمام شاخوں کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اپنی بے پناہ مصروفیات (۱) اسمبلی کے بجٹ سیشن اور (۲) علالت کے باعث موسم گرما میں سفر برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے از جمادی الاولیٰ تا رمضان المبارک جلسوں وغیرہ کے لئے کوئی وقت نہ دے سکیں گے، اس لئے احباب اس دوران انہیں اس کے لئے مجبور نہ کریں۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

باغ کنونشن اور طلبہ کی ذمہ داریاں

(زاہد الراشدی)

جمعیۃ طلباء اسلام جموں وکشمیر کے زیر اہتمام ۲۶ ۔ ۲۷ مئی کو باغ ضلع پونچھ میں طلبہ کا ایک عظیم الشان کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آزاد کشمیر کے دینی مدارس اور کالجوں کے طلبہ شریک ہوں گے۔ آزاد کشمیر کے علماء کرام کے علاوہ قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی اس میں شرکت فرما رہے ہیں آزاد کشمیر کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر یہ کنونشن بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے اور جمعیۃ طلباء اسلام کے باہمت نوجوانوں نے یہ ذمہ داری قبول کر کے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ جس کے اثرات آزاد کشمیر کی تاریخ میں دور رس اور دقیع ہوں گے۔

ریاست جموں وکشمیر کے عوام ایک عرصہ سے ڈوگرہ سامراج اور پھر ہندوستانی حکومت کے مظالم کے خلاف نبرد آزما ہیں اور آزادی کی جنگ میں مصروف ہیں۔ برصغیر کے علماء حق نے اہل کشمیر کے اس جائز حق اور جد و جہد کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔ آج سے نصف صدی قبل تحریک کشمیر کو اجاگر کرنے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے باہمت رفقاء کی بے مثال جد و جہد، احرار کے پلیٹ فارم پر ہزاروں کارکنوں کی گرفتاریاں اور سیاسی سطح پر جمعیۃ علماء ہند کے قائدین حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا احمد سعید صاحبؒ کی مساعی جمیلہ اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد بھی کشمیر کے حریت پسندوں کو پاکستان کے علماء حق کا تعاون اور سرپرستی حاصل رہی۔ پاکستان کے عوام کو مسئلہ کشمیر سے آگاہ رکھنے میں علماء کرام کے بے مثال کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا پھر بین الاقوامی کانفرنسوں اور دوروں میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف سے کشمیری عوام کے جائز موقف کی دو ٹوک حمایت ایک ناقابل تردید حقیقت ہے اور آج جبکہ آزاد کشمیر کے دینی مدارس اور کالجوں کے طلباء کی مشترک تنظیم جمعیۃ طلباء اسلام جموں وکشمیر نے نئی پود کو صحیح قیادت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو قائد علماء حق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کشمیری نوجوانوں کے اس مبارک فیصلہ کی تائید وحمایت کے لئے خود باغ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسی سے مسئلہ کشمیر اور کشمیری عوام کی جد و جہد کے ساتھ علماء حق کی وابستگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس قدر آزاد کشمیر میں طلبہ کے اس کنونشن کی اہمیت زیادہ ہے، اتنی ہی جمعیۃ طلباء اسلام سے وابستہ نوجوانوں کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں اور یہ مرحلہ ایسا ہے کہ صحیح فکر رکھنے والے تمام کشمیری طلباء کو مل جل کر اپنی تمام تر صلاحیتیں اس کنونشن کو زیادہ سے زیادہ بامقصد اور کامیاب بنانے کے لئے صرف کر دینی چاہئیں۔

یہ گذارش کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حال ہی میں بعض ایسی خبریں ملی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ جمعیۃ طلباء اسلام آزاد کشمیر کے نوجوانوں میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور نتیجۃً دو گروپ متوازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال نامناسب ہے۔ دونوں گروپوں کے نوجوان ہمارے ساتھی ہیں۔ ایک طرف جناب محمد اسماعیل فاروقی، جناب محمد نذیر فاروقی اور جناب ضیاء الرحمٰن چوہدری جیسے باہمت اور مخلص نوجوان ہیں۔ اور دوسری طرف جناب اشفاق احمد ہاشمی جیسے صاحب قلم ہیں۔ جو ترجمان اسلام کے کافی عرصہ سے قلمی معاون ہیں۔ ان دونوں کے مابین اختلاف کی خلیج کا اس قدر وسیع ہو جانا کہ دوسرے گروپ کے قیام تک نوبت پہنچ جائے بہت دکھ کی بات ہے۔ خصوصاً ایسے موقع پر جبکہ باغ میں عظیم الشان تاریخی کنونشن کی جوش وخروش کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے دونوں گروپوں پر زور دیا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اختلافات ختم کر کے متحد ہو جائیں اور تمام ساتھی مل جل کر باغ کنونشن کو کامیاب بنائیں۔

ہمیں ان نوجوانوں کے خلوص اور احساس ذمہ داری کے باعث قوی امید ہے کہ یہ حضرات اپنے اختلافات کو فی الفور ختم کر کے عظیم مقاصد کے لئے متحد ہو جائیں گے اور مل جل کر جمعیۃ طلباء اسلام جموں کشمیر کو پورے جموں وکشمیر کے نوجوانوں کی واحد نمائندہ تنظیم بنانے کے لئے محنت شوق اور لگن سے محنت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کے خلوص میں برکت عطا فرمائیں اور ان کو مل جل کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دیں۔ آمین یا الٰہ العالمین !!

تعلیم القرآن باغ کا جلسہ

دار العلوم تعلیم القرآن باغ ضلع پونچھ آزاد کشمیر کا سالانہ جلسہ ۵ ۔ ۶ مئی بروز اتوار و پیر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا سید عبد المجید ندیم، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد یوسف خاں پلندری، مولانا امیر الزمان خاں باغ، مولانا عبد العزیز [illegible] اڑوی، مولانا محمد الیاس چناری، مولانا فضل کریم مظفر آباد اور دیگر علماء مختلف نشستوں سے خطاب کریں گے (حافظ محمد عبد اللہ مہتمم تعلیم القرآن)

مولانا محمد شمس الدین شہیدؒ

(اکرام القادری)

مفتیٔ محمود کی زیر قیادت ظلم سے
پرچم اسلام تھامے برسرپیکار تھا
اہل حق ہیں شاداں فرحاں تیرے کردار سے
ٹوڈیوں کا طائفہ تجھ سے مگر بیزار تھا
اے فدائے سرور کونینؐ اے جنت نشیں
تو ازل سے ہی شریکِ زمرہ اخیار تھا
اے شہیدِ فی سبیل اللہ اے خلد آشیاں
تیرا قاتل بدقماش و بزدل و بدکار تھا
تیری حق گوئی کا آخر مل گیا تجھ کو صلہ
دیوِ استبداد تیرے در پئے آزار تھا
تو شناسائے رموز لا الٰہ تھا بالیقیں
خوف سے ناآشنا تیرا دلِ بیزار تھا
تجھ سے نالاں تھے وڈیرے تجھ پہ نازاں تھے غریب
مفلسوں کا، بیکسوں کا مونس و غمخوار تھا
عزم کا کوہِ گراں تھا پیکرِ ایثار تھا
سارقِ ختم نبوت کے لئے تلوار تھا
تو نے قائم کر دیا ہے دینِ احمدؐ کا وقار
تو یقیناً جاں نثار سید الابرارؐ تھا
تیرے سینے میں فروزاں مشعلِ حبِ وطن
ملتِ بیضا کا تو بے لوث خدمتگار تھا
ہو گئی تھی تیری سطوت حکمرانوں پہ عیاں
تجھ سے نالاں ملک و ملت کا ہر اک غدار تھا
کر سکا نہ سرنگوں تجھ کو غرورِ اقتدار
تو شرابِ معرفت کے جام سے سرشار تھا
تو سمجھتا تھا جواں سالی میں سیاست کے رموز
اے شہیدِ باوفا تو واقفِ اسرار تھا

شہیدِ راہِ وفا مولانا شمس الدین کی ولولہ خیز زندگی کے چند مناظر

از قلم سید محمد داؤد شاہ عم زادہ مولانا شہید رح

پیدائش

۱۹۴۵ء کو مجاہد ختم نبوت کے والد محترم حضرت مولانا الحاج سید محمد زاہد صاحب مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے فرزند سے نوازا۔ جن کی شہادت پہ آج تمام مسلمان خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ آپ ضلع ژوب صوبہ بلوچستان کے ایک معزز سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے آپ کی ولادت ضلع کے مرکزی شہر فورٹ سنڈیمن میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم آپ نے اسی شہر میں پائی اور اپنے والد صاحب کے زیر سایہ بہترین تربیت پائی۔ ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ ہائی سکول فورٹ سنڈیمن سے اعلیٰ نمبروں میں میٹرک کیا اور پھر حصول دینی تعلیم کی غرض سے دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا۔ یہاں انہیں مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ جیسے عالم دین کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ دو سال یہاں گذارنے کے بعد مدرسہ نیو ٹاؤن کراچی تشریف لے گئے اور وہاں تعلیم جاری رکھی۔ اسی دوران جمعیۃ طلباء اسلام کے اکثر اجلاسوں میں شرکت کر کے ان کے پروگراموں سے مستفید ہوتے رہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ وہاں گذارنے کے بعد مدرسہ مخزن العلوم خانپور تشریف لے گئے اور امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی ایک سال کا عرصہ گذارا۔ اس کے بعد مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ چلے آئے اور تعلیم پائی۔

تعلیم سے فراغت

گوجرانوالہ میں دورہ کر کے سند فراغ حاصل کی ترجمہ قرآن پاک امیر جمعیۃ سے خانپور میں کیا اور سند دورہ تفسیر یہاں سے حاصل کی۔ مولانا صاحب ان سے بے لوث پیار و محبت و شفقت کرتے رہے۔ اور مولانا شہید رح بھی ان کی بہت زیادہ خدمت کرتے رہتے۔ ایک دفعہ جب حضرت درخواستی مدظلہ ہسپتال میں داخل تھے تو آپ نے ہی تین ماہ تک ان کی خدمت کی۔ اور مولانا ان کے علاوہ کسی اور کو خدمت کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ محبت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب شہید ختم نبوت، ختم نبوت کی تحریک میں قید و بند کی صعوبتیں میوند کے پہاڑوں میں برداشت کر رہے تھے۔ اور درخواستی صاحب، فورٹ سنڈیمن تشریف لائے تو ان کی والدہ سے کہلوا بھیجا کہ مجھے اس دسترخوان میں روٹی، گلاس میں پانی۔ اس پلیٹ میں ترکاری۔ غرضیکہ ان برتنوں میں وہی کھانا جو مولانا رح زیادہ پسند فرماتے اور کھاتے تھے بھیجیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے حضرت درخواستی صاحب سے بیعت بھی کر لی تھی۔

انتخابات میں حصہ

تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک سال تک جمعیۃ کے پروگراموں میں حصہ لیتے رہے۔ چونکہ ان کی طبیعت شروع ہی سے جماعتی جدوجہد کی طرف مائل تھی۔ اس لئے ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات کی مہم میں جب ایک دفعہ فورٹ سنڈیمن میں جماعت اسلامی کا جلسہ منعقد ہوا تو آپ نے اس میں شان صحابہ زندہ باد کے نعرے لگائے اور جلسہ بری طرح ناکام ہوا بہرحال آپ کو صوبائی اسمبلی کے لئے جمعیۃ کا ٹکٹ ملا۔ اور جمعیۃ پوری سرگرمی سے کام کرنے لگی۔ آپ کے مخالف کئی امیدواروں نے انہیں مقابلے سے دستبردار ہونے کے لئے کہا۔ اور جان کی دھمکیاں تک دیں۔ لیکن اس مرد مجاہد نے جواب دیا کہ جب تک مجھے امیر جمعیۃ دستبردار ہونے کے لئے نہیں فرمائیں گے۔ میں الیکشن لڑوں گا چاہے اس میں میری جان کیوں نہ چلی جائے۔ اس طرح انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ علماء حق صرف زبانی نہیں بلکہ باطل کے مقابلے کے لئے عملاً تیار ہیں۔ غرض ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں شہید رح نے مخالفین کو شکست فاش دی اور صوبائی اسمبلی کی نشست جیت لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پوشیدہ جوہر دکھانے اور اسلام کی خدمت کرنے کا ایک سنہری موقعہ عطا فرمایا۔ اب آپ علماء حق کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مخالفین کی آنکھوں کے خار بنے۔

اہم کارنامہ

اس دوران ان کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ جب سبی میلہ (جو کہ نوابوں اور سرداروں کی ایک میٹنگ ہوتی ہے) گورنر ریاض حسین (جو کہ اس وقت بلوچستان کے فوجی گورنر تھے) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تو آپ نے اس میں شرکت کی اور جب نماز کا وقت ہوا، تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی۔ یہ دیکھ کر گورنر نے کہا: کہ کیا یہ آدمی دیوانہ ہو گیا ہے؟ بعد میں اسے سمجھایا گیا کہ یہ بلوچستان اسمبلی کا نومنتخب ممبر ہے اور اذان دے رہا ہے۔ اس کے بعد مولانا مرحوم رح گورنر کے پاس آئے اور کہا کہ اسلامی تعلیم کے پیش نظر امامت کے فرائض آپ ہی انجام دیں گے۔ اس نے جواب دیا کہ مولانا صاحب مجھے اپنی نماز نہیں آتی اور آپ امامت کر رہے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ انگریزوں کے زمانے سے جب یہ جرگہ سسٹم شروع ہوا ہے اس میں یہ پہلی اذان اور جماعت تھی۔

حج

اس دوران اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے گھر کی زیارت سے بھی نوازا اور انہیں یہ سعادت حاصل ہوئی۔

ڈپٹی اسپیکر اور امیر کا انتخاب

نیپ جمعیۃ کی مخلوط حکومت بننے پر آپ بلوچستان اسمبلی کے بلا مقابلہ اور متفقہ طور پر ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئے۔ بعد میں جمعیۃ کی تنظیم نو ہونے پر آپ صوبائی امیر منتخب ہوئے اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ اگرچہ فرائض بہت زیادہ ہوئے۔ لیکن فرض شناسی کی وجہ سے اس مرد مجاہد کی قیادت میں جمعیۃ نے کافی ترقی کی۔

تحریک ختم نبوت

۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء کو فورٹ سنڈیمن شہر میں پتہ چلا کہ مرزائیوں نے یہاں پر تین ہزار تحریف شدہ نسخے تقسیم کئے ہیں۔ مجاہد ختم نبوت نے اسی فورٹ سنڈیمن سے رابطہ قائم کیا کہ "رات کو چھاپہ مار کر تمام نسخے قبضہ میں لے لو اور مرزائیوں کو چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ضلع بدر کر دو"۔ صبح شہر میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف قراردادوں کے ذریعہ مذکورہ دو مطالبے حکومت کو پیش کئے گئے۔ مطالبے حکومت کو پیش کرنے کے لئے لوگ پولیٹیکل ایجنٹ کے ہاں جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک بہائی مذہب والے (کو جو کہ ایرانی تھا، اس کی دکان کھلی تھی۔ حالانکہ اسے سمجھایا بھی گیا تھا کہ وہ دکان بند کر دے جبکہ پورا شہر بند ہے) اس کی دکان میں نامعلوم افراد نے ہلاک کر دیا پولیٹیکل ایجنٹ نے مطالبے پورے کرنے کا یقین دلایا۔ بعد میں اسی دن نو افراد کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔ جس پر مجاہدین ختم نبوت مشتعل ہوئے اور (۳۶) افراد نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ ان میں مولانا شہید سرفہرست تھے۔ بعد میں مولانا مرحوم کو دھوکہ سے کر باہر بلایا گیا

اور پھر واپس تھانے جانے نہ دیا۔

قیدیوں کی منتقلی

دو دن کے بعد جب حکومت ختم نبوت کے قیدیوں کو کسی دوسری جگہ منتقل کر رہی تھی تو تھانے کے دو سو گز کے ارد گرد کا علاقہ ممنوع قرار دیا گیا تھا اور بورڈ لگایا تھا کہ ممنوعہ علاقے کے اندر جانے والے کے لئے سوائے گولی کے کچھ نہیں۔ لیکن یہ مرد مجاہد موٹر میں چند اور افراد کے ہمراہ بورڈ پار کر کے اندر گئے اور پوچھا کہ وہ قیدیوں کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ جب ڈی آئی جی نے ان سے کہا کہ وہ کیوں ممنوعہ علاقہ کے اندر آئے ہیں اور پولیس کو حکم دیا کہ وہ مولانا کو موٹر سمیت گرفتار کریں۔ جب پولیس نے گھیرا ڈالا تو آپ پولیس کے گھیرے کو توڑتے ہوئے واپس باہر آئے بعد ازاں جب قیدیوں کو فوج کے پانچ گاڑیوں کی حفاظت میں شہر سے باہر کوئٹہ روڈ پر روانہ کیا گیا تو مولانا مرحوم نے چار اور افراد کے ہمراہ ایک سرکاری کار میں ان کا پیچھا کیا تاکہ لوگوں سے کہہ کر راستہ کھلوا دیں۔ کیونکہ لوگوں نے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ لیکن فوج نے مولانا کو آگے جانے نہ دیا۔ اور جب انہوں نے آگے نکلنے کی کوشش کی تو کئی دفعہ ان کے موٹر کے ٹائروں پر فائر کرنے کا حکم ہوا، لیکن موٹر کے چھوٹا ہونے اور ٹائر کے دکھائی نہ دینے پر فوج ان پر فائر نہ کر سکی۔

گرفتاری

اسی رات یعنی ۷ر جولائی کو انہیں اپنے گھر سے گرفتار کر لیا گیا، اور ایک راستے کے ذریعے سے انہیں صوبے سے باہر لے جانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن راستے کے غیور عوام نے حکومت کو اس منصوبے میں ناکام کر کے چھوڑا۔ بعد میں انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعہ لے جایا گیا اور جلس بیجا میں رکھ کر حکومت ان کی گرفتاری سے مسلسل انکار کرتی رہی۔ ادھر فورٹ سنڈیمن میں تحریک ختم نبوت بہت زور پکڑ گئی۔ بالآخر حکومت نے مجبور ہو کر مرزائیوں کو ضلع بدر کر دیا۔ اور یہ پاک مٹی مرزائیوں کے پلید قدموں سے نجات پا گئی۔ یہاں کے عوام کی تحریک میں گرفتار ہونے والوں کی رہائی کے لئے ایک ماہ اور چار دن کی زبردست تحریک چلائی۔ جس میں تمام روڈوں کی ناکہ بندی، شہر پر اپنا پورا قبضہ، ٹریفک کی معطلی، ایک سو باعث گھنٹوں کی پانچ پانچ افراد کی بھوک ہڑتال جس میں بہتر گھنٹوں کی بھوک ہڑتال بھی شامل تھی۔ متواتر ایک ہفتے تک شہر کی مکمل مثالی ہڑتال۔ آخر کار شہر کے ۱۵ معزز علماء معتبرین شہر کی اڑتالیس گھنٹوں کی بھوک ہڑتال خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور جس میں آخری ہڑتال اثر انداز ثابت ہوئی۔

قومی اسمبلی میں تحریک التوا

اسمبلی میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے تحریک پیش کی کہ کم از کم مجاہد کی لاش تو ورثا کے حوالے کی جائے لیکن وہاں انہیں تسلی دی گئی کہ وہ لیویز میں زندہ اور محفوظ

اس کے بعد ہائیکورٹ میں رٹ داخل کی گئی۔ دوسرے دن اس کی سماعت ہوئی۔ حکومت یہ تمام چیزیں دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

رہائی

تمام منصوبوں میں ناکامی کے بعد مولانا کو گمنامی میں رکھنے کے ایک ماہ بعد ۷ر اگست کو کوئٹہ کے ہوائی اڈہ پر اتارا گیا اور کہا کہ آپ آزاد ہیں۔

قید میں حالات

ان کا کہنا تھا کہ جب مجھے ہیلی کاپٹر میں میوند بھیجا گیا تو فوج جس کی تعداد آٹھ سو تھی اس کے محاصرے میں مجھے رکھا گیا۔

تبلیغ

حقیقت ہے کہ اگر انسان چاہے تو ہر جگہ دین کی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ "مجھ پر پہلے چار دن تک فوج کے آٹھ افراد کا ایک دستہ تعین رہا۔ میں ہمیشہ انہیں تبلیغ کرتا رہا اور مظالم کے مختلف واقعات سناتا، جسے وہ بہت غور سے سنتے اور ہمیشہ رو پڑتے۔ لیکن جب حکومت کو علم ہوا تو روزانہ نئی گارد لے آتی۔ لیکن میں نے پھر بھی تبلیغ کا سلسلہ بند نہ کیا۔ تو ایک دن فوج کے دستے نے مجھ سے کہا کہ آپ جو کچھ کرنا چاہیں کریں۔ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

چودہ اگست

جب ۱۴ر اگست یعنی یوم پاکستان آیا تو ایک فوجی افسر میرے پاس آیا اور کہا۔ "آج یوم پاکستان ہے۔ آپ اس کی سلامتی کے لئے دعا کریں"۔ تو میں نے کہا کہ اس قریبی گاؤں میں فوج سمیت چلے جائیں گے اور وہاں پر عوام سمیت مسجد میں دعائیں مانگیں گے، تو جب مسجد گئے اور میں نے منبر پر بیٹھ کر تقریر شروع کی حقیقت واضح کر کے رکھ دی اور خاص کر اپنی گرفتاری کی وجوہات اور واقعات سنائے تو فوج اور عوام رونے لگے۔

پیشکشیں

ان کا کہنا تھا کہ انہیں وہاں پر گورنر اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے مختلف پیغامات کے ذریعے وزارت اعلیٰ، منہ مانگی مال و دولت اور عہدہ قبول کرنے کے بعد جب جو چاہے کرنے کی پیشکشیں کی گئیں۔ لیکن اس مرد مجاہد نے جواب دیا کہ میں تو آج قیدی اور مجرم ہوں۔ ایک قیدی کیسے وزیر اعلیٰ بن سکتا ہے۔ یہ کہہ کر تمام پیغامات مسترد کر دیئے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ وزیر اعلیٰ میرے پاس خود آیا، لیکن میں نے ان کی باتوں پر کان نہ دھرا۔

پریس کانفرنس

رٹ کی سماعت سے ایک دن پہلے جب مولانا رہا ہوئے تو وہ عوام کے حالات معلوم کرنے کے لئے پہلے فورٹ سنڈیمن تشریف لائے اور بعد رٹ کے لئے کراچی روانہ ہوئے۔ وہاں پر پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور ان تمام حقیقتوں کا پردہ چاک کر دیا۔ اور بلوچستان

بلکہ ایرانی فوج کی موجودگی اور ایرانی ہیلی کاپٹر استعمال ہونے کا انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا۔ جس ہیلی کاپٹر سے مجھے میوند سے لایا گیا۔ وہ بھی ایرانی تھا۔ اس کا نمبر بھی بتایا اور پائیلٹ جو کہ ایرانی تھا کا نام بھی بتایا۔

دلی خواہش

مولانا شہیدؒ کی ابتدا ہی سے یہ دلی خواہش تھی کہ ان کی جان و مال اللہ کی راہ میں قربان ہو۔ گرفتاری کے بعد یہ جذبہ بہت زیادہ ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میوند کے پہاڑوں میں وہ اس کا شدت سے انتظار کرتے کہ کب ان کی گردن پر چھری چلائی جائے گی۔ اس خواہش کا ذکر وہ ہر جلسے، جلوس، میٹنگ اور گھر میں بھی اکثر اوقات کرتے اور اس کے لئے مولانا عبدالحمیدؒ کا قصہ سناتے کہ جب انہیں انگریزوں نے قید کر لیا تو اس کی داڑھی مونڈ لی اور بال دفن کر کے اس پر آگ جلائی۔ آپ ایک دفعہ ہنسے اور پھر روئے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ہنسے اس لئے کہ ان کی داڑھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوئی اور روئے اس لئے کہ ان کا سر کب قربان ہوگا۔

شہادت

آخر کار مولانا مرحوم کی یہ دلی تمنا پوری ہوئی۔ اور جب ۱۳ر مارچ ۱۹۷۴ء کو آپ کوئٹہ سے اپنی سرکاری کار میں فورٹ سنڈیمن تشریف لا رہے تھے تو راستے میں ظالم کے ظلم کا نشانہ بنے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۹ سال تھی۔ مولانا شہیدؒ ایک نڈر اور بے باک عالم دین تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی دین کی اشاعت اور اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے اپنے حسین اخلاق اور بہترین کردار کے باعث دنیا میں علماء حق کا پرچم بلند کر دیا تھا۔ آپ ختم نبوت کے پروانے اور نوجوانان اسلام کے قافلے کے سپہ سالار تھے۔ اس لئے انہیں مجاہد ختم نبوت اور فخر نوجوانان کے القاب ملے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے سوگوار خاندان میں ایک والد بزرگوار، ایک ماں، ایک سوتیلی ماں، پانچ بھائی، چار بہنیں اور ایک بیوی چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہیدؒ جمعیۃ کو اپنے جوار رحمت میں بلند درجوں سے نوازے۔ آمین اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔

اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا ۱۰ر مئی ۷۴ء کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (ادارہ)

شہید اسلام مولانا سید شمس الدین شہید کی

آخری تقریر

جو انہوں نے چوک سبزی منڈی رحیم یار خاں میں بعد نماز عشاء بروز بدھ بتاریخ ۱۴ صفر ۱۳۹۴ھ بمطابق ۹ مارچ ۱۹۷۴ء فرمائی۔

(نوٹ: یہ تقریر ٹیپ ریکارڈر سے لفظ بلفظ (بغیر ردوبدل کے) نقل کی گئی ہے۔)

(رپورٹ: حماد اللہ شفیق)

الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الاحادیث والآیات ونزعنا من سوء الضلالۃ والمحدثات وبلغنا اقصی الغایات من جمیع الخیرات باتباع سنۃ رسولہ افضل الکائنات الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتورات ناسخ الملل والادیان قاطع المشرکین بالسیف والسنان وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم علیہ۔

اما بعد فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان الدین عند اللہ الاسلام وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

صدر محترم! میرے عزیز دوستو! وطلباءِ کرام!

میں آپ لوگوں کے سامنے چند ایسے واقعات اور کچھ حالات بیان کروں گا۔ جبکہ بدقسمتی سے اس ملک میں جبکہ آپ کا ہر فرد بلکہ ہر شہری اس چیز کا حق رکھتا ہے کہ اس کے سامنے چاہے ملک کا وفادار ہو، جیسے کہ آج کل حکمران ٹولہ، چاہے اس ملک کا غدار ہو جیسے ہم پہ لیبل لگایا گیا ہے۔ کم از کم آپ کا ایک شہری حق یہ تھا کہ جب چوبیس گھنٹے متواتر ٹی، وی (T.V) اور ریڈیو پہ وہ اپنے گیت سنواتے ہیں۔ آپ کو کم از کم چوبیس گھنٹے میں اگر چوبیس منٹ نہ سہی تو چوبیس سیکنڈ بھی ہماری باتیں آپ کو سنواتا تو لازماً آپ کے ذہنوں میں جو انتشار پایا جاتا ہے اور ہمارے درمیان جو دوری اور بُعد پایا جاتا ہے اور جو خلیج واقع کیا جاتا ہے، تو لازماً وہ نہ ہوتا۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ پھر یہ کبھی نہ ہوتے۔ بہرحال! یہ میں نے صرف آپ لوگوں کو ایک شہری حقوق اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے آپ کا حق کا احساس دلایا ہے کہ یہ آپ کا حق ہے اور اس کے بعد آپ ہمت کریں۔ اپنے حق کے حصول میں کامیاب ہوں گے، تو میں آپ کو مجاہد کہوں گا اور اگر آپ خاموش بیٹھیں گے تو میں آپ کو بزدل کہوں گا بہرحال یہ ملک اور یہ خطہ جس غرض اور مقصد کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ وہ تمام حضرات کو واضح اور معلوم ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اور اس خطہ پر جتنی توہین اسلام کی ہوئی ہے اور جتنی توہین خدا کے قرآن کی ہوئی ہے اور جتنا ناموس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لوٹا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں اس جیسی بدترین مثال کوئی قوم ہی نہیں پیش کر سکتی

ناموس رسالت

آج آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے قرآن کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے اور ختم نبوت کو پارہ پارہ کر چکے ہیں اور اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ تو میرے ساتھیو! اگر ہمارا یہی حشر رہا تو لامحالہ ہم یہی کہیں گے۔ اگر ہم قیامت کے روز محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیں گے، تو لامحالہ وہ یہی ایک کہیں گے کہ میری ناموس لٹ رہی تھی اور قرآن پر ظلم ہو رہا تھا۔ ذرا یہ بتاؤ کہ آپ حضرات کہاں تھے؟ بہرحال حضرات! میں نے تو یہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ جب تک میرے جسم میں جان ہے اور میری رگوں میں ایک خون کا قطرہ ہے اور جبکہ میں نے اپنے ہاتھ سے اور بیوقوفی کر کے اپنے نام کے ساتھ "سید" لکھا ہوا ہے تو میں اپنے نانے ﷺ کے ناموس پہ اس بھٹو کی حکومت میں ایسا مر مٹوں گا کہ یہ بھی حیران ہو گا۔ اور ان کے کان میں یہ آواز پہنچنی چاہیئے کہ بھٹو صاحب! یہاں مرزائیت کا راج نہیں چل سکتا ہے اور یہ میں پھر واضح الفاظ میں کہہ دیتا ہوں کہ وہاں بلوچستان میں ہم نے ختم نبوت کی جو تحریک چلائی تھی اور ہم نے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ناموس کی حفاظت کی جو تحریک چلائی تھی۔ آج میں پھر حکومت سے کہتا ہوں کہ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو میں نے پھر ایکشن کمیٹی کا میٹنگ بلایا ہوا ہے اور آج پھر جب میں یہاں سے جاؤں گا تو وہ تحریک اسی طرح چلے گی۔ جس طرح ہم نے چلائی تھی۔ اور جب تک بلوچستان میں مرزائیت کا نام و نشان ہم نہیں مٹائیں گے تو وہاں ہمارا آرام سے بیٹھنا ہم پہ حرام ہے۔

حکومت کی طاقت

حضرات! ہم نے تمہاری طاقت دیکھ لی، تمہاری فوج ہم نے دیکھ لی۔ شرم آنی چاہیئے تمہیں، ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو تم نے ہم پہ فوج استعمال کی اور جو تمہاری بندوقیں ہمارے سامنے تانی رہیں۔ تمہیں شرم آنی چاہیئے کہ تمہارا کوئی ڈپٹی کمشنر، تمہارا کوئی ڈی آئی جی پولیس، تمہارا کوئی بھی افسر اس وقت تک اپنے بنگلے سے ہل نہیں سکتا تھا۔ جب تک کہ جامع مسجد کے منبر سے، وہ منبر جس پہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹھتے تھے۔ اس سے اس کو ایک چٹ نہیں ملا کرتی تھی اور اس کو رخصت نہ ملتا، اس وقت تک وہ اپنے بنگلے سے نہیں نکل سکتا تھا۔ مجھے اس چیز پہ فخر ہے آج بھی اگر تم کہتے ہو کہ بلوچستان والے غدار ہیں ملک کے حضرات! بھلا یہ بتاؤ کہ ۱۵ دن جب تمہارا انتظامیہ ہمارے ہاتھ میں تھا۔ اس وقت غداری کا کیا تم پیش کر سکتے ہو؟ اگر اسی دن ہم یہ اعلان کر دیتے جلے جس نام پہ ہو، تو تم یہ بتاؤ کہ تم کیا کر سکتے تھے؟ اور آج بلوچستان کے عوام کو اگر یہ دھبہ لگایا جا رہا ہے کہ بلوچستان کے عوام اس ملک کے وفادار نہیں

آؤ حساب کر لو

تو میں کہتا ہوں کہ حضرات! آؤ ذرا ہمارے ساتھ حساب کر لو۔ تاریخ کے اوراق پلٹو۔ جب تمہارا یہ پاکستان بن رہا تھا تو فرنٹیئر نے اور بلوچستان نے ریفرنڈم کے ذریعہ سے ووٹ دیا تھا کہ ہم پاکستان چاہتے تھے۔ وہ تم تھے جو تمہیں ڈنڈے کے زور سے پاکستان میں ملایا گیا تھا۔ آج تم پاکستان کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہو۔ میں اپنے ووٹ کے ذریعہ سے، ریفرنڈم کے ذریعہ سے پاکستان کو چاہتا ہوں اور تمہیں ڈنڈے کے زور سے جو ہے پاکستان میں ملایا جاتا ہے۔ تم پھر وفادار اور میں غدار؟ آیا تم غدار ہو یا میں غدار ہوں؟ میں کہتا ہوں کہ تم غدار ہو۔ اس کا کھلم کھلا ثبوت یہی ہے کہ "وہاں تم، یہاں ہم"۔ اپنی کرسی کی خاطر سات کروڑ مسلمانوں کا ایک عظیم خطہ تم نے اپنی کرسی کی خاطر الگ کر دیا۔ ذرا یہ تو بتاؤ، کہ تم غدار ہم غدار؟ بہرحال حضرات! اس وقت لوگوں کو ایسا دبایا ہوا ہے، لوگوں کو ایسے شکنجے میں کھینچا ہوا ہے کہ کوئی شخص یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ فلاں "مردہ باد" اور فلاں "زندہ باد"۔ مگر دور اور ہماری طبیعت اور فطرت ایسی بنی ہوئی ہے جو

جو کہ کرسی پر بیٹھ جائے وہ "زندہ باد" کے قابل، اور جب دوسرے دن ہٹ جائے تو جوتے پھر کھائے۔ غیرت کا مقام بھی ہے، ہمت کا مقام بھی ہے، کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس کو کہہ دو کہ "مردہ باد"۔ بہرحال حضرات! اس وقت جو آپ لوگوں کے سامنے قرارداد پیش ہوئی۔ میں تو تعجب کرتا ہوں ایسی قرارداد پر۔ وہ کیا قرارداد؟ وہ یہ تھی کہ بھئی پاکستان میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

قرارداد نہیں عمل

تو حضرات! میں آپ کو کہتا ہوں کہ اگر آپ قرارداد کے ذریعہ یہ کام کریں گے۔ جلسے اور جلوس کے ذریعے یہ کام کریں گے تو یہ مرزائی نواز ذہن جو ہیں یہ اقلیت میں اس کو تبدیل نہیں کریں گے۔ ذرا مہربانی کر کے اٹھ جائیے اپنے تلوار نیام سے نکال لیں۔ ان کی اکثریت اقلیت میں بدل دیں۔ سر کاٹ دیں۔ قرارداد ہو گیا پاس اور کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر آپ یہ کہیں گے کہ حکومت ان کی لٹریچر ضبط کرے تو میں کہتا ہوں کہ حضرات! ان کا ایک بھی صفحہ، ایک لفظ بھی ضبط نہیں ہو گا۔ کرنا ہے تو یہ کرو کہ جہاں بھی ان کا ذخیرہ ہو، جہاں بھی ان کے پمفلٹ ہوں، خود جا کے ضبط کرو۔ یہ وقت جو ہے عمل کا ہے۔ یہ کہنے اور قراردادوں کا نہیں ہے۔ حضرات! ہمیں جب وہاں پتہ چلتا ہے کہ یہاں تین ہزار قرآن مجید مسخ شدہ اور تحریف شدہ آتے ہیں اور تقسیم ہوتے ہیں اور لٹریچر تقسیم ہوتے ہیں، تو ہم نے کوئی قرارداد نہیں پاس کی وہاں خود میں گیا ہوں۔ اپنے نوجوان ساتھیوں کو میں لے کے گیا ہوں، جہاں، جس مقام پہ ہمیں شک پڑا، وہاں تالا توڑا ہے۔ وہاں پولیس کے سامنے ہم نے لٹریچر نکال کے اپنے ہاتھوں میں ضبط کیا ہوا ہے۔ آج بھی ہمارے ساتھ بنڈل کے بنڈل پڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں کوئی حکومت کی جو ہے ضبط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پاکستان کا مقصد

بہرحال! میں آپ لوگوں سے مخاطب تھا اس چیز کے سلسلے میں کہ آپ کا پاکستان جس غرض اور جس مقصد کے لئے بنا ہوا تھا۔ آج ہم وہ مقصد نہیں پا رہے ہیں اور نہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ آج وہ مقصد فوت ہو چکا ہے۔ مجھے ایک قصہ یاد آ رہا ہے۔ ایک شخص منڈی میں گیا۔ منڈی میں جا کے اس نے اچھی خاصی ایک گائے خریدی۔ کافی پیسہ اس پہ خرچ کیا۔ لا کے گھر جب باندھا، تو دوسرے دن میرے جیسا ساتھی اس کو ملا کہ بھئی ذرا یہ تو بتاؤ کہ گائے آپ کی کتنا دودھ دیتی ہے اور اب تک کتنا مکھن جمع کیا ہوا ہے اور اس سے گھی کتنا نکالا ہے؟ تو وہ سامنے سے جواب دینے لگا کہ ارے بھائی! مولوی صاحب! آپ بھی بڑے بیوقوف بن گئے ہو۔ اس زمانہ میں کوئی دودھ کا پوچھتا ہے؟ کوئی مکھن کا پوچھتا ہے؟ اچھا بھلا بتاؤ پوچھتا پھر کس کا ہے؟ وہ کہنے لگا۔ یہ تو سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ یہ دور ترقی کا ہے۔ آپ گوبر کا کیوں نہیں پوچھتے کہ گوبر کتنا دیتی ہے۔ اب مولوی صاحب حیران رہ گئے کہ بھئی گائے اس مقصد کے لیے خریدی جاتی ہے کہ وہ گوبر دے؟ یا اس مقصد کے لئے خریدی جاتی ہے کہ وہ مکھن اور دودھ دے۔ بہرحال! آج آپ کا ترقی یافتہ دور ہے۔ اس میں جب بھی آپ کہیں گے کہ بھٹو صاحب! ہمیں اسلام چاہیئے۔ ہمیں قرآن چاہیئے ہمیں تحفظ ختم نبوت کی ایک بل چاہیئے۔ جو قومی اسمبلی پاس کرے۔ وہ کہہ دینگے کہ بڑے بیوقوف ہو۔ یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ فیکٹریاں دن میں ستّر بنا کے دیتا ہوں۔ تمہیں اور کیا چاہیئے؟ جیسے کہ آج کل آپ سنتے ہیں۔ پاکستان کے ریڈیو کو جب بھی آپ آن کریں۔ آپ اس کا سوئچ اور نیوز سنیں گے آپ۔ تو اس میں لازماً لامحالہ ہر دن کم از کم ایک دو کارخانوں کا نام لیں گے کہ بن گئے یا بن رہے ہیں۔ ہمیں تعجب یہ آ رہی ہے کہ بھئی روزانہ ایک کارخانہ، ایک فیکٹری، ایک پلانٹ لگایا جا رہا ہے۔ اور پھر یہ لوگ جو ہیں دربدر کیوں پھر رہے ہیں۔ روزانہ ایک کارخانہ لگتا ہے۔ ذرا یہ بتاؤ کہ بھٹو صاحب کی حکومت کا دور جتنا گذر چکا ہے کتنا ہوا ہے؟ دو سال مدت گذرنے کے بعد، اگر آپ حساب لگائیں گے کہ کم از کم دن میں ایک کارخانہ آپ سمجھ لیں، دو نہ، تین نہیں۔ ذرا آپ یہ حساب لگائیں کہ دو سال میں کتنے کارخانے لگیں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ حضرت اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ ہمیشہ یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ جناب ہم نے تو بلوچستان کو چالیس کروڑ روپیہ دیا ہے۔ یہ غریب پٹھان اور بلوچ جو سرداروں کے ہاتھوں مارے جاتے تھے اور دربدر تھے اس سال تو ہم نے بڑا احسان کیا [illegible]، چالیس کروڑ روپے دیئے۔

بلوچستان کی امداد کا ڈھونگ

بھٹو صاحب! اگر آپ احسان کرتے تو اپنے باپ کی جائداد سے دیتے۔ پھر احسان کرتے بلوچستان پر۔ اگر آپ ہمارے ماربل ([illegible] ہمارے کوئلے کے ٹیکسوں کو، ہمارے سوئی گیس کے ٹیکسوں کو، ہمارے اور ایسے ذخائر کے ٹیکسوں کو جمع کر کے ہمیں نہیں دیتے تو آپ کو ہم یہ کہیں گے کہ آپ ظالم ہیں۔ آپ غاصب ہیں۔ اور اگر آپ دیتے ہیں، تو آپ کا احسان ہم ہرگز نہیں مانتے۔ اور وہ چالیس کروڑ کیسا؟ ذرا وہ بھی تو سن لیں آپ۔ وہ چالیس کروڑ کا قصہ مجھے یاد آیا۔ کہیں سکول میں ماسٹر صاحب بچوں کو پڑھا رہے ہیں تو بچوں کو وہ کہنے لگا کہ اتنے ہزار لکھو۔ انہوں نے لکھ لیا۔ اب اتنے میں ضرب دو، انہوں نے ضرب دیا۔ لاکھوں بن گئے۔ اب اس کے ساتھ اتنا جمع کر دو۔ جیسے کہ بچوں کو حساب پڑھایا جاتا ہے۔ بہرحال! حساب لاکھوں اور کروڑوں کا ہو رہا ہے ساتھ ہی ایک آدمی گذر رہا ہے۔ اس نے جب دیکھا کہ بھئی لاکھوں اور کروڑوں کا حساب ہو رہا ہے اور تمہارا دھندہ یہی ہے بھٹو صاحب کی حکومت میں کہ چوری کریں۔ ذرا یہیں تاک میں بیٹھ جاؤ کہ لاکھوں کروڑوں روپے کا حساب ہو رہا ہے۔ ذرا ایک چوری یہیں سے کر لو۔ ساری عمر بھر کے لئے خاندان کے لئے کافی ہے۔ بیٹھ گیا وہ حضرت جی۔ حساب کتاب ختم ہونے کے بعد جب دیکھتا ہے کہ دروازہ بند ہے بچے اپنے گھر جاتے ہیں، جب دیکھا اس نے کہ بھئی پیسوں کا حساب ہو رہا ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا، ذرا یہیں تاک میں بیٹھو۔ جب دیکھا جناب فارغ ہوئے۔ ماسٹر صاحب چلے گئے۔ لا کے اس نے دروازہ توڑا، اندر چلے گئے۔ اندر جب دیکھا تو وہاں تو ایک سلیٹ پڑا ہوا ہے، کہیں ٹوٹا ہوا قلم اور پنسل پڑا ہوا ہے کہیں ایک کتاب کا ورقہ پڑا ہوا ہے۔ آنہ ادھیلہ ایک نہیں۔ بڑا حیران ہوا۔ آخر کار چلا گیا۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب جب آئے۔ حساب کا پیریڈ لگا، اور وہ پڑھا رہے ہیں تو جناب وہ پھر آ گیا اور دروازے میں اس کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ماسٹر صاحب! وہ کہتے لگا ہاں۔ جیسا کہ ہمارے ہاں ریاستیوں میں رواج ہے اور ہمارے پٹھانوں میں بھی ہے، کسی غدار کو، کسی دھوکے باز کو، کسی جھوٹے کو تجّا دیتے ہیں تو وہ تجّا دے کے کہنے لگا کہ لعنت ہو تمہارے اوپر اور تمہارے جھوٹ پر۔ ماسٹر صاحب حیران ہوئے کہ یہ لعنت کس چیز کی خوشی میں مل رہی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ بھئی یہ کیا بات ہے ہم کہنے لگا کہ کل میں یہاں آیا۔ لاکھوں اور کروڑوں کا حساب ہو رہا تھا۔ جب دروازہ توڑا تو ایک ادھیلہ نہیں۔ یہ کیا بات؟

تو حضرات! آج بلوچستان کو چالیس کروڑ روپے ملے ہوئے ہیں۔ ذرا آپ جا کے دیکھ تو لیں، کیا ملا ہوا ہے بلوچستان والوں کو؟ صرف زبانی جمع خرچ۔ پروپیگنڈا، جھوٹ۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بہرحال آج آپ دیکھتے ہیں کہ اس پاکستان میں جس مقصد کے لئے ہم نے یہ پاکستان تعمیر کیا تھا اور جس مقصد کے لئے یہ پاکستان بنا ہوا تھا، آج وہ مقصد ہم اس ملک میں نہیں پا رہے، بلکہ الٹا اسی مقصد اور اسی کتاب اور اس اسلام پر وہ مظالم ہم ڈھا رہے ہیں کہ مخالفین اور وہ اسلام اور دین کے دشمنوں سے وہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ آپ دیکھتے ہیں۔ ان دنوں میں جب کہ نیشنل اسمبلی میں ایک بل پاس ہوتا ہے مولانا کوثر نیازی بل پاس کرتے ہیں، پیش کرتے ہیں کہ قرآن کا تحفظ کیا جائے گا تو ہمارے جتنے لیڈر حضرات ہیں۔ انہوں نے اس کو مبارکباد پیش کی، ہم نے مبارکباد پیش کی کہ بھٹو صاحب! اور کوثر نیازی صاحب! آپ کو مبارکباد ہو اس چیز کا، آپ نے ایک نیک کام کیا ہے۔ قرآن کے تحفظ کی ذمہ داری پاکستان کی گورنمنٹ نے اپنے سر لی ہے۔ مگر بڑے افسوس سے میں کہتا ہوں کہ جس دن وہاں قومی اسمبلی میں یہ بل پاس ہونا ہے اسی دن تین ہزار قرآن مجید ایک چھوٹی سی بستی ہمارے

نورٹھ سنڈیمنین میں ان کے تحریف شدہ نقشے تقسیم کرتے ہیں۔ بہرحال! آج تمہارے قرآن کے ساتھ اور اسلام کے ساتھ جو ظلم و ستم ہو رہا ہے آپ خود دیکھ رہے ہیں۔

سیاست کا جنازہ

اور جہاں تک آپ کی سیاست کا تعلق ہے، سیاست کا تو جنازہ ہی نکل گیا۔ اس کی تو بات ہی نہ کریں۔ پاکستان میں سیاست تو رہی نہیں اور جمہوریت کا اسی طرح جنازہ نکال دیا جیسا کہ سیاست کا نکل گیا۔ کیا اس کو جمہوریت اور کیا تمہارے آئینے میں اس کو سیاست کہتے ہیں؟ کہ کبھی اکثریتی حکومتوں کو ختم کرو اور جہاں اکثریت ہے۔ اس کو نہ مانو۔ یہی مجیب الرحمٰن تھا جس کی اکثریت تھی مشرقی پاکستان میں۔ تم نے اپنی کرسی کی خاطر اس کی جمہوریت کو ٹھکرا دیا اپنی اقلیتی حکومت اس مغربی پاکستان پر مسلط کر دیا، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بنگلہ دیش کے اوپر ڈٹ گئے کہ میں نہیں مانتا۔

چار قومیتیں اور بنگلہ دیش

بھائی بڑے اچھے ہو تم نہیں مانتے بنگلہ دیش کو اور تعجب کی بات یہ کہ حافظہ ان کا اتنا کمزور پڑ گیا ہے کہ وہاں قومی اسمبلی میں یہ بل پاس ہوتا ہے کہ چار قومیتوں کا جو بھی نعرہ لگائے گا وہ ملک کا غدار سمجھا جائے گا وہ مجرم سمجھا جائے گا۔ مگر ذرا یہ بتلاؤ کہ بنگلہ دیش کیا بلا ہے بنگلہ دیش اگر ایک قوم کو تسلیم کرتا ہے، ایک قوم کو تسلیم کرتے ہو، وہ قاعدہ اور قانون تو تم نے خود توڑ دیا۔ پھر رہا کیا؟ بہرحال! میں آپ کو یہ کہہ دینا چاہتا ہوں، کہ بلوچستان میں ہمارے پٹھان اور بلوچ کے نوجوانوں نے جمہوریت کے لئے جو کام وہاں کیا ہے اور جمہوریت کی جو لاج رکھی ہے اور اس کے لئے کوشش کی ہے میں کہتا ہوں کہ مشرقی پاکستان صرف اس بنا پر ہم سے علیحدہ ہوا اور الگ ہوا کہ وہ اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے تھے اور اس مغربی پاکستان میں ایک ایسا فرد نہ نکلا جو یہ کہہ دیتے کہ مشرقی پاکستان والے حق کے لئے لڑ رہے ہیں ان کا کوئی آسرا نہیں رہا۔ اس بنا پر جا کے ھندو کی گود میں پڑ گئے۔

پنجاب کے عوام کا شکریہ

اور میں پنجاب کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں بالخصوص ہمارے جمعیۃ طلباء کے نوجوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے بلوچستانی عوام جو آج لڑ رہے ہیں نو دس مہینوں سے پہاڑوں میں ہیں اور بھوک اور پیاس سے وہ گھاس کھا رہے ہیں اور لڑ رہے ہیں اپنے حقوق کے لئے۔ کوشش کر رہے ہیں اس کا آواز، ان کے آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور ان کے تعاون کے لئے جو آپ نے پنجاب میں جلوس نکالے ہیں اور آپ نے جلسے کئے ہیں۔ اور ہماری حمایت کی ہے تو لا محالہ ہم بلوچستان میں یہ کہہ سکتے ہیں اور یہ ہمارے دل میں یہ بات آسکتی ہے کہ کوئی ہے ہمارا۔

بلوچستان الگ نہیں ہوگا

تو لا محالہ میں یہ کہوں گا کہ بھٹو صاحب! اگر آپ ہزار بار بلوچستان کے عوام کو اتنا سنا دیں کہ وہ اس پاکستان سے الگ ہونا چاہتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ سب سے پہلے میرا نعرہ ہوگا کہ بلوچستان اگر الگ ہوگا تو بلوچستان کا نام "پاکستان" رکھا جائے گا۔ تم جہاں جاؤ وہاں جاؤ۔ آج وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں، وہاں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو ختم کر دیا ہے۔ وہاں ان پر بمباری کر دی ہے۔ وہاں ان پر گولیاں چلائیں اور شرم کی بات ہے کہ پچھلے دنوں میں سنٹرل جیل کوئٹہ سے ایک قیدی مجھے کہتا ہے کہ یہاں دو سالہ چھوٹا بچہ بھی قید میں پڑا ہوا ہے۔ کیا یہ پاکستان کی حکومت بچوں کے ہاتھ آگئی ہے۔ اس واسطے تو بچوں کو قید کرتے ہیں۔ دو سالہ بچہ جو اب تک دودھ پیتا ہے۔ وہ قید میں پڑا ہوا ہے۔ وہاں پانچ افراد مری قبیلے سے جو تعلق رکھتے تھے ان کو بھوک سے جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں مروایا۔ اور وہاں ان کی داڑھیں اور مونچھ کو موچنے سے نوچ نوچ کر یہ کہلانا چاہتے تھے کہ اپنے ساتھیوں کو دکھلاؤ اور اپنا اسلحہ دکھلاؤ۔ ذرا آپ سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ اسلحہ والا ڈھونگ جو تم نے یہاں رچایا اور یہی کہا کہ بلوچستان کی آزادی کے لئے روسیہ اسلحہ دے رہی ہے اور فلاں جگہ سے اسلحہ آرہا ہے۔ ذرا میں آپ سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ اسلحہ کہاں چلا گیا؟ آج اگر تم عراق کے سفارتخانہ میں اسلحہ سارے پاکستان میں نمائش کرایا ہے۔ ذرا بلوچستان سے ایک بندوق نکال دیں روسیہ کا اور عوام کو دکھا دیں کہ یہ ہے ان کی غداری کا ثبوت۔ بہرحال! میں اس حکومت کے متعلق آپ سے کیا کہوں۔ بھائی بات یہ ہے، ہماری بات سنیں، اس پر کان کھول کر جو بھی غور کریں کہ کیا یہ بول رہے ہیں اور کیا فریاد کر رہے ہیں

بلوچستان کی سیاسی حالت

آج وہاں کی سیاسی صورت حال کو آپ دیکھ لیجئے ہماری چودہ کی اکثریتی پارٹی کو انہوں نے اس بنا پر توڑا کہ تم نے کیوں ایک کمیشن مقرر کیا بلوچستان میں۔ جس نے ۹۵ فیصد یہ نتیجہ نکال کے دیا ہے کہ بلوچستان میں اسلامی قانون ہو۔ اور اسی دنوں میں یہ حکومت توڑ دی گئی۔ اسلام سے کیوں ڈرتے ہو؟ یہاں کے عوام چاہتے ہیں کہ ہم اسلام مانتے ہیں۔ تم کون ہوتے ہو نہ دینے والے؟ اور وہاں کے عوام نے، اور وہاں کے غیور مسلمانوں نے یہ رائے دی کہ بلوچستان میں چلے گا تو اسلام چلے گا اس کے سوا اور کوئی نہیں چلے گا۔ وہاں کی حکومت کو ختم کیا اور بھٹو صاحب کا دوست، جو اس کو وہ دوست کہتا تھا، بزنجو صاحب، آج کل جو ہے ریسٹ ہاؤس میں آرام کر رہے ہیں۔ دوستوں کے ساتھ سلوک بھی کرنا چاہئے۔ اور آج آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے دوست جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اکبر جیسا غنڈہ انہوں نے وہاں بلوچستان ہمارے مقابلہ میں کھڑا کر دیا میں کہتا ہوں، وہ تمہارا وہ دو ہزار دوست کہاں گیا۔ اب وہ کیوں مخالف ہوگیا؟ اس پر تمہارے حقائق کھل گئے ہیں آج تمہارے پٹڑیاں وہی جو بموں سے اڑا رہا ہے۔ آج تمہارے ہر جگہ میں وہی بم پھینکتا ہے جو تم نے گورنر مقرر کیا ہے۔ ذرا سنبھال لو اپنے دوست کو اور وہاں پر جو ہے عجیب جمہوریت ہے۔

ضمنی انتخاب

ایک دن ہمارے وہ حضرات، ہمارے وہ ساتھی، وہ معزز ممبر جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، اور جن کو قوم نے منتخب کیا، قتل کا مقدمہ بنا دیا کہ قاتل ہیں۔ بھائی! ذرا یہ بتاؤ کہ میں نے عمر بھر میں ایک چیونٹی بھی قتل کی ہے۔ ایک چیونٹی بھی ماری ہے۔ فیصلہ سنا دیا [illegible] صاحب نے کہ چار سال قید میں، ۲۸ سال قید میں اچھا بھائی قید۔ اس کو ڈال دیا قید میں۔ سیٹ ہوگئی خالی۔ بھائی! الیکشن ہوگا۔ عوامی دور ہے۔ عوامی حکومت ہے۔ چلو بھلا الیکشن ہو، وہ آیا کوئی پیپلز پارٹی والا۔ اس نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے۔ دوسرا آیا اس نے داخل کر دیئے۔ تیسرے نے داخل کر دیئے۔ میں جب آتا ہوں۔ مولوی صاحب! تم نے جو ہے تو میں کی عدالت کی۔ نکل جاؤ یہاں سے اپنے کاغذوں سمیت۔ بھئی نکلا۔ مولوی صاحب تو بیچارہ کمزور ہوتا۔ دوسرا آیا۔ اس نے کہہ دیا کہ حضرت! میرے یہ نامزدگی کے کاغذ وصول کر لو، اس کو جواب مل گیا کہ نکل جاؤ یہاں سے۔ تیسرا آیا۔ اس کے اٹھا کے پھاڑ دیا۔ دوسرے دن اعلان کر دیا کہ چار، پانچ کاغذات نامزدگی جمع ہوگئے۔ تیسرے دن اعلان کر دیا کہ فلاں صاحب نے بھی اپنے کاغذات واپس لئے۔ فلاں نے بھی واپس لئے۔ فلاں نے بھی واپس لیا۔ صرف پیپلز پارٹی کا امیدوار اکیلا رہ گیا۔ لہٰذا وہ بلا مقابلہ منتخب ہوگیا۔ تو حضرات! خدارا ذرا سوچئے بلوچستان میں بعینہٖ وہی حالات پیدا کئے جا رہے ہیں جو مشرقی پاکستان میں پیدا کئے۔

ریوڑیوں کی تقسیم

مشرقی پاکستان میں بھی ہوا تھا کہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کروایا۔ وہاں فوجی ایکشن لئے گئے۔ جیسا کہ آج بلوچستان میں لئے جا رہے ہیں اور وہاں کے منتخب شدہ ممبروں کو ہٹا کر بلا مقابلہ افراد کو منتخب کر کے ریوڑیاں تقسیم کر دیں اور آج بلوچستان میں بھی وہی صورت حال ہم دیکھ رہے ہیں۔ بہرحال! میں آپ لوگوں سے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسلام کے قائل ہیں اور اگر آپ جمہوریت کے قائل ہیں اور اگر آپ سیاست کے قائل ہیں تو

تو لامحالہ پاکستان کا کوئی بھی شہری ہو، پاکستان کا کوئی بھی فرد ہو، جس کے ہاتھوں سے، اسلام خطرے میں پڑے، جس ہاتھوں سے جمہوریت خطرے میں پڑے۔ جس کے ہاتھوں سے سیاست خطرے میں پڑے۔ لامحالہ تمہارا یہ فرض ہے کہ اس کے ہاتھ کو روکو اور اگر نہیں روکو گے تو میں یہ آپ کو کہہ دیتا ہوں کہ یہ ملک تمہارا ملک نہیں رہے گا۔ اس ملک میں جس میں تم آج جمہوریت کے نعرے لگاتے ہو، جس ملک میں آج تم جلسے کرتے ہو، جس ملک میں آج تم جلوس نکالتے ہو۔ میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ یہ ملک نہ تمہارا رہے گا اور نہ تمہیں پھر جلسوں کی جو ہے اجازت دی جائے گی۔ نہ تم جلوس نکال سکو گے۔ بہرحال! یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ایسے افراد ضروری ہیں۔ ایسی قیادت ضروری ہے جو صحیح نشان دہی کر سکے۔ جو مقابلہ کے لئے ڈٹے ہوئے ہوں۔ ایک قصہ مجھے یاد آیا۔ ایک شخص تھا، اس نے کہیں جا کے اس کے پلے ایک عجیب بدبخت گھوڑی جو ہے پلے میں پڑی۔ اس گھوڑی کی عادت کیا ہے؟ جب بھی سفر کرے، دو میل چار میل، دس میل، جہاں تک جانا ہو، تو درمیان میں وہ ایک دفعہ لید کرتی۔ جب لید کرے تو اس کو خوب سونگھتی ہے۔ آگے نہیں بڑھتی ایک قدم۔ اور جب آگے بڑھتی ہے پھر کہیں قضا حاجت کے لئے لید ڈالتی ہے اس کو خوب سونگھتی ہے۔ کبھی اس شخص نے دور کا سفر کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اس نے کہا کہ میں دور کا سفر کرتا ہوں اب یہ گھوڑی بدبخت اگر یہی عادت اور یہی شیوہ کرے گی تو یہ سفر میرا طے نہیں ہوگا۔ کوئی دوسرا ساتھی راستہ میں ملا، وہ بھی گھوڑی کا سوار۔ اس کو تازیانہ دیا کہ جناب! یہ تازیانہ لو۔ اور میری اس بدبخت گھوڑی کی یہ عادت پڑی ہوئی ہے، جہاں لید کرے پہلے اس کو سونگھے، پھر آگے بڑھے۔ اور جب بھی یہ سونگھنے پہ آئے اپنی لید کو، تو دو چار ہنٹر پیچھے لگا دو تاکہ یہ آگے بڑھے۔ اس نے کہا بڑا اچھا۔ سفر کرنے لگے۔ گھوڑی نے ایک جگہ لید کی۔ اس نے پیچھے سے پانچ چار ہنٹر رسید کر دیئے۔ آگے بڑھی، پھر کہیں جا کے لید کی۔ پھر دس ہنٹر رسید کئے آخر کہیں چوراہے پہ جہاں بھی راستہ الگ ہو رہا تھا وہاں پہ ٹھہرے تو اپنے ساتھی کو کہنے لگا کہ بھائی! یہ لو اپنا تازیانہ سنبھال لو۔ میرا راستہ الگ جا رہا ہے اور آپ کسی دوسرے راستہ پہ جانے والے ہیں۔ آپ کا سفر کسی دوسری طرف ہے۔ اس نے اپنا تازیانہ سنبھالا جب وہ آگے بڑھا۔ پھر کئی میل کے بعد جب گھوڑی نے لید کی۔ گھوڑی سوچنے لگی کہ پہلے جو لید کیا ہوا ہے وہ تو سونگھا نہیں اور دوسری دفعہ جو لید کیا وہ بھی نہیں سونگھا۔ اب یہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کو کیسے سونگھے گی۔ پہلے جا کے ہمت کرو، پہلی لید کو سونگھو، پھر دوسرے، پھر تیسرے کو، پھر آگے بڑھو۔ گھوڑی پھر پیچھے کی طرف رخ کر گئی۔ گھر پہنچ گئی۔ وہ جہاں لید کی تھی وہاں سونگھنے کے لئے۔ تو حضرات! ہمارے جتنے حضرات ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں قیادت لگی ہوئی ہے۔ ان کو پیچھے سے ہنٹر نہیں لگیں گے۔ آگے ایک قدم ان کا بڑھنا مشکل ہے۔ یہ اپنی لید سونگھتے ہی رہیں گے۔ ہم نے لید سونگھا نہیں ہے ان کو۔ عادت پیچھے ڈالی ہے ان کی۔ یہ سیاست ہے؟ یہ جمہوریت ہے؟ اور پاکستان میں اسلامی قانون ہے؟ جب تک یہ چیزیں یہاں نہیں ہوں گی تو ہم ان کے پیچھے ان کے چوتڑ پر ایسے ہی ہنٹر لگاتے رہیں گے۔

صرف ایک مفتی محمود نہیں

بہرحال! اور اس کے لئے صرف ایک مفتی محمود اگر تم منتخب کرتے ہو وہ کافی نہیں ہے۔ بہت سارے مفتی محمودوں کی ضرورت ہے۔ بہرحال آج آپ دیکھتے ہیں، کہ پاکستان میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ سیاست کس نہج پر پہنچی ہے۔ اور جمہوریت کا کیا حشر ہوا ہے اور اسلام کا کیا ہوا ہے۔ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ اگر آج تم پاکستان کے عوام کو اور پاکستان کے عوام کے اسلامی جذبے کو اس چیز سے ٹھنڈا کرتے ہو کہ سربراہوں کی کانفرنس بلاؤ، اس پہ کروڑوں روپیہ خرچ کر دو، تو میں بولتا ہوں کہ حضرت بڑی اچھی بات ہوئی، آپ نے مہمان نوازی کی ان کی۔ ذرا یہ بتائیں پاکستان میں اسلام آ بھی گیا ہے یا صرف سربراہ آ گئے؟ سربراہ آئے ہیں، اسلام نہیں آیا۔ اسلام تب آئے گا کہ تم مسلمان ہو۔ اس وقت تک نہیں آئیگا اسلام بہرحال یہ چند ایسی باتیں تھیں جو کہ میرے ذہن میں تھیں یہ میں نے آپ لوگوں کے سامنے کی ہیں۔ اور وقت بھی کافی گذرا ہے۔ اور آج بلوچستان میں جو ہو رہا ہے۔ وہ آپ لوگوں کے سامنے نہیں ہے۔ وہ تو اسی کو پتہ چلتا ہے اسی کو اندازہ ہوتا ہے جبکہ ایک فرد وہاں کا باشندہ ہو، اور وہاں کے حالات سے باخبر ہو۔ وہاں انہوں نے اپنی اقلیت کو اکثریت کیا۔ بالکل نام ونشان ہی نہیں تھا۔ اس کو آج اکثریت میں تبدیل کیا ہے۔ اور وہ اکثریت کیسے؟ وہ اکثریت ایسی جھوٹی اکثریت ہے

تم ہمیں خرید نہیں سکتے

بہرحال میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سو مرتبہ تم اپنی اکثریت بنا لو، سو مرتبہ تم اپنی وزارتیں بناؤ۔ مگر یہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ کبھی تم یاد کرو گے اور یاد رہے گا تمہیں کہ کیسے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ اور یہ میں یقیناً آپ کو کہہ دیتا ہوں کہ تمہاری وزارت کو جیسا کہ مفتی محمود نے ٹھکرایا ہوا تھا تم ہمیں وزارتوں سے نہیں خرید سکتے

وزارت کی پیشکش

اور میں یہ آپ کو صاف صاف کہہ دیتا ہوں کہ اپنے نظریہ کو تبدیل کرنے کے لئے، اپنے مشن کو چھوڑنے کے لئے مجھ جیسے ناکارہ شخص کو اسی ذوالفقار علی بھٹو نے اسلام آباد میں پیشکش کی تھی منسٹری کی۔ انہی افراد نے ان کے افراد نے کوئٹہ میں ہمیں جو ہے چیف منسٹری کی پیشکش کی ہے۔ مگر بات یہ ہے حضرت! چیف منسٹری کی کوئی بات نہیں۔ وزارت کوئی چیز نہیں۔ گورنری تو . . . میرا ایک نوکر ہے جو گھر میں میں نے رکھا ہوا ہے۔ بڑا مسکین اور عاجز سا آدمی ہے بوڑھا۔ ایک دن کہنے لگا مولوی صاحب! مجھے تو ڈر لگتا ہے۔ میں باہر نکلتا نہیں شہر میں۔ میں نے کہا کیوں بھائی کیا بات ہے؟ کس چیز سے ڈر لگتا ہے تجھے؟ وزارت تو انسان بھرتے ہیں۔ کہنے لگا۔ یہ پاکستان ایک عجیب چیز بن گیا ہے کہیں ایسا نہ ہو شہر جانے کے لئے میں سودا لینے کے لئے جا رہا ہوں وہاں پہ پکڑ لیں کہ چلو آج تم گورنر۔ گورنری تو ایک عجیب چیز بن گئی ہے جو لینا چاہے۔ اب جو گورنر ہمارا بنا ہوا ہے بیچارہ بڑا اچھا آدمی ہے۔ نیک آدمی ہے۔ مگر نیکوں سے ہمیں کیا فائدہ؟ وہ بیچارہ گھنٹی (رنگ) ٹیلیفون کا آتا ہے۔ گھنٹی اس کی بجتی ہے۔ وہ بیچارہ سنتا نہیں کہ گھنٹی بج رہی ہے میں اٹھاؤں اور سنوں۔ کیا کہوں بہرحال وزارت کوئی چیز نہیں۔ گورنری کوئی چیز نہیں، چیز ہے تو اصول ہے۔ ایک اصول ہمارے ساتھ طے کر لو۔ اگر یہ کہتے ہو کہ جمہوریت اس کا نام ہے اور اصولی ہم نے یہ طے کئے ہیں کہ گنتی کا کام ہے۔ پانچ اس طرف دس اس طرف۔ دس کی اکثریت ہے۔ حکومت اس کے حوالے منظور ہے۔ اور اگر اصول یہ رکھنا ہے کہ چلو ترازو رکھتے ہیں۔ ایک پلڑے میں تم بیٹھو اور ایک میں ہم بیٹھتے ہیں۔ بھائی چلو وہ بھی منظور ہے۔ جو بھی اصول طے کرو گے وہ ہم منظور کریں گے۔ مگر اس پہ بڑا افسوس ہے کہ اصول تم طے کرو۔ خود بناؤ اور اس پہ خود عمل نہ کرو۔

آئین پر عمل کرو

پاکستان میں آج جو اصول انہوں نے خود بنائے ہیں اس پہ خود عملدرآمد نہیں کرتے۔ آج وہ آئین۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم نے آئین بنایا ہوا ہے۔ پاکستان کا کاغذ تم نے ضائع کیا ہوا ہے۔ پاکستان میں وہ کاغذ جس پہ زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ کاغذ تم نے ضائع کیا ہوا ہے۔ کم از کم وہ کاغذ کو تو آئین پہ ضائع نہ کرتے۔ کیا بنا اس دستور سے جو آج تمہارا ہے . . . . سنا ہے کہ عجائب گھر میں بھی رکھا ہوا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ چڑیا گھر میں نہیں رکھا ہوا۔ اس سے کیا بنتا ہے بھئی! عجائب گھر میں رکھو چاہے چڑیا گھر میں رکھو۔ بہرحال! میں تو یہ کہوں گا کہ آئین بناؤ اور اس پر عمل کرو۔ عمل کے سوا ہم کسی چیز کے قائل نہیں۔ بہرحال! یہ چند باتیں آپ لوگوں کے سامنے میں نے کہیں اور اخیر میں یہی حدیث جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ میں آخری پیغمبر ہوں۔ میرے بعد کوئی جو ہے قادیانی یا ربانی آنے والا نہیں۔ اب مرضی آپ لوگوں کی ہے۔ نبی کی بات کو سچی سمجھ کر اس پہ عمل کرتے ہو یا کسی مرزائی نواز کے کہنے پہ عملدرآمد کرتے ہو یا اس سے تعاون کرتے ہو، مگر میں یہ کہہ دیتا ہوں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

محمد سعید الرحمٰن علوی

بیادِ شہیدؒ

؎ عمر الاں تم تو نا واقف ہو کچھ مجنوں کے مرنے کی
دیوانا مرگیا آخر کو ویرانے پہ کیا گذری

۴ مارچ ۱۹۷۴ء کی صبح ایک مہربان کی وساطت سے یہ وحشتناک خبر سنی کہ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیر مولانا السید محمد شمس الدین شہید کر دیئے گئے ہر چند کہ طویل علالت کے پیش نظر صحت نقاہت کا شکار تھا۔ لیکن ہمت کرکے گھر سے نکلا کہ اخبارات کی وساطت سے کچھ تفصیلات معلوم کرسکوں۔ لیکن جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا آزاد پریس جو اب اختیار کو چھینک آجائے تو چار کالمی سرخی کے ذریعہ قوم کو باخبر کرتا ہے قوم کے اس عظیم فرزند کے سانحہ شہادت کے سلسلہ میں یوں مہر بہ لب تھا کہ الاماں۔

ٹرسٹ کے زلف گرہ گیر اخبارات میں تو محض دو چار سطریں تھیں البتہ حزب اختلاف کی حمایت کا دم بھرنے والے ایک آدھ پرچہ کا بھی یہ عالم تھا کہ اس کے بین السطور منافقت و علماء دشمنی ظاہر تھی خبر سنتے ہی میرا ذہن ماضی کے واقعات کی طرف منعطف ہوگیا اور شہید مرحوم کے "جرائم" ایک ایک کرکے میرے سامنے آگئے۔

مثلاً یہ کہ انہوں نے حضرت درخواستی کی امارت اور مفتی محمود کی قیادت کو آخر وقت تک اپنی سعادت سمجھا اور کسی ہوس کار کے بہکاوے میں نہ آئے۔ حتیٰ کہ بلوچستان کی "وزارت اعلیٰ" کا منصب گرامی پیش کیا گیا لیکن انہوں نے اپنی قوم کے سروں کا سودا کرنے سے انکار کردیا۔ بہکانے والوں میں "مرحوم گورنر" اکبر بگٹی بھی تھا جس کے ایلچی کی حیثیت سے عزت مآب جناب صالح محمد بالقابہ جیسے ...... ضمیر بزرگ تشریف لے گئے تھے۔ خود شہنشاہ والاتبار بھی "اسلام آباد" میں انسانی ضمیر کی خرید و فروخت میں مشغول رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہزار کا ۵ ، سالہ بوڑھا ماضی میں حکمران دشمنی کے سلسلہ میں سجدہ سہو کرنے کے لئے سرگرم عمل تھا۔ لیکن آفرین ہے السید شہید مرحوم پہ کہ انہوں نے مجددی استقامت ولی اللہی عزیمت اور قاسمی و محمودی عظمت کی لاج رکھتے ہوئے باطل سے تعاون کی ہر پیشکش ٹھکرا دی۔

ان کے مبینہ جرائم میں یہ جرم بھی تھا کہ انہوں نے اعلیٰحضرت آریہ مہر شہنشاہ ایران جیسے "پڑوسی اور دوست" کی بلوچستان میں مبینہ دلچسپیوں کا عدالت عالیہ، پریس کانفرنس اور استقبالیہ میں پردہ چاک کرکے عوام اور حکمرانوں کو ایک نئی صورت صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ اور سب سے خوفناک جرم یہ تھا کہ انہوں نے مرزائیوں کی بلوچستان کو کادیانی صوبہ بنانے کی تازہ سازش کو آڑے ہاتھوں لیا اور سازشی عناصر کو علاقہ بدر کرکے چھوڑا۔ نیز یہ کہ انہوں نے مرزائی دنیا کے سرپرستوں کے نظام کو بارہ دن تک معطل رکھ کے بتلا دیا کہ فدایان ختم نبوت بہت کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ان جرائم کے بعد خداوندان مجازی ان کو بھلا کیسے برداشت کرسکتے تھے۔ وہ مہذب خرکار کی حیثیت سے انہیں اغوا کرکے بھی منہ کی کھا چکے تھے۔ اس لئے اب "نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری" کے اصول پر عمل کرکے ڈاکٹر نذیر، خواجہ رفیق اور اچکزئی کے ساتھ کئے گئے سلوک کی یاد تازہ کی اور اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ہمیں آنکھیں دکھانے والوں کا یہی انجام ہوگا۔

ملک کے ایک ذمہ دار شہری، اسمبلی کے ممبر اور ڈپٹی اسپیکر اور ایک ملک گیر اور فعال سیاسی جماعت کے صوبائی سربراہ کا دن دہاڑے شہید ہو جانا کوئی معمولی سانحہ نہیں۔ لیکن قانون کے محافظوں کا طرز عمل اس سے بڑھ کر المناک ہے۔

شہید کی یاد میں جلسہ اور جلوس منعقد ہونے دینا بلکہ سوگواروں پر اندھا دھند گولیاں برسا کر بابٹرہ کی یاد تازہ کرنا بعد از خرابی بسیار صوبہ کی طرف سے چھٹی کا اعلان لیکن مرکز کی باز پرس اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بلا تحقیق و تفتیش اس قتل کو سیاسی قتل تسلیم نہ کرتے ہوئے ذاتی عداوت و دشمنی کا رنگ دینا کس قدر ظالمانہ طرز عمل ہے۔

تحقیقاتی افسر جائے وقوعہ پر جاتے جاتے اسے "ذاتی عداوت" کا شاخسانہ قرار دے کر اگر تحقیقات پر اثر انداز ہوتا ہے تو جناب وزیر اعظم ایران تشریف لے جاتے ہوئے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار فرما کر جہاں اپنے "میزبانوں" کو شکریہ کا موقعہ فراہم کرتے ہیں وہاں شعوری یا غیر شعوری طور پر تحقیقات کا رخ بھی پھیر دیتے ہیں۔

اور ابھی چند دن پہلے وہاں کے "آئینی وزیر اعلیٰ" مسٹر لسبیلہ کا یقینی اور حتمی انداز میں اس قتل کو ذاتی دشمنی کا نتیجہ قرار دینا مجرمانہ ذہنیت کا سب سے بڑا ثبوت ہے ابھی تک تحقیقاتی رپورٹ سامنے نہیں آئی۔ مبینہ قاتل شاہ وزیر گرفتار نہیں ہوا۔ اور صوبہ کا "اختیار حاکم اعلیٰ" فیصلہ بھی دے رہا ہے۔

؏ بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

مجھے ذاتی طور پر کم از کم یقین ہے کہ اس خون کو ٹھکانے لگایا جائے گا۔ لیکن میں معلوم قاتلوں سے کہنا چاہتا ہوں

؏ جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

اگر بلوچستان کے حکمرانوں نے بالخصوص اور مرکزی حکمرانوں نے بالعموم اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا تو وقت دور نہیں، جب یہ "تولسہ کے شہزادہ" کی طرح نشان عبرت ہی نہ بنیں گے بلکہ مصطفیٰ کھر کی طرح گلی کوچوں کی رسوائی ان کا بھی مقدر بن جائے گی۔

مولانا مرحوم کا نام میں نے پہلی مرتبہ ۱۹۷۰ء میں انتخابی امیدواروں کی فہرست میں پڑھا۔ ایک نوجوان اور کم عمر عالم کا یہ حوصلہ کہ علاقہ کے نوابوں کی قیادت کو للکار کر میدان میں آجائے بڑے دل گردہ کی بات ہے۔

اور پھر ہر طوفان سے بعافیت پار ہوکر اپنے عقیدہ و مسلک سے سر مو انحراف نہ کرنا، اپنے اکابر کے سچے خادم کی حیثیت سے ان کی مقدس تاریخ میں عزم و استقامت اور جوانمردی و عالی حوصلگی کے نئے باب کا اضافہ کرنا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ بایدو شاید۔

میری تو مرحوم سے زندگی میں ایک ہی ملاقات ہوئی جو پہلی بھی تھی اور آخری بھی۔ لیکن اس موقعہ پر میں نے جو کچھ محسوس کیا وہ نذر قارئین ہے۔

نومبر ۱۹۷۳ء کے وسط میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی جنرل کونسل کے اجلاس میں اپنے علاقہ کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو قائدین محترم کے عین سامنے ایک نوجوان، خوش وضع و خوش لباس انسان کو بیٹھے ہوئے پایا، گو شناسائی نہ تھی۔ لیکن دل کی گواہی یہ تھی کہ السید محمد شمس الدین یہی ہیں اور بعد میں تصدیق ہوگئی۔ مرحوم کے پاس ٹیپ ریکارڈ تھا۔ جس میں قرآن عزیز کی تلاوت کے کئی ریکارڈ تھے۔ ہر اجلاس کے شروع میں وہ ٹیپ کا سوئچ آن کر دیتے اور پھر کسی دنیا میں کھو جاتے۔

کونسل کے اجلاس دو دن شب و روز جاری رہے ہر اجلاس میں باقاعدہ شمولیت، کم گفتاری، اکابر سے والہانہ عقیدت اور دوستوں کے لئے خلوص کے انمٹ نقوش دیکھنے میں آئے۔

حضرت الامام الشیخ لاہوری قدس سرہ العزیز کی انجمن خدام الدین کے دفاتر اور دوسرے کمرے قیام و طعام اور اجلاس وغیرہ کے لئے مخصوص تھے کھانے کے وقت ساتھیوں کے ساتھ بے تکلفی کے عالم میں بیٹھ جانا، فرشی گدی پر سو جانا اور اپنے سرکاری عہدہ و منصب کے باوصف ساتھیوں میں گھل مل کر رہنا شمس الدین کی نرالی ادائیں تھیں۔ اور مجھے "اندر باہر سے سیاہ" وہ لوگ یاد آرہے تھے جو وزارت کے تصور میں ہی کہیں سے کہیں چلے جاتے ہیں اور اپنی اصلیت بھول جاتے ہیں

گذشتہ دنوں مکرم قاری محمد امین صاحب راولپنڈی نے مجھے فرمایا کہ پشاور میں عظیم کونشن کے سلسلہ میں بلوچستان کا قافلہ راولپنڈی پہنچا تاکہ رات یہاں آرام کرکے صبح سویرے پشاور سفر کیا جائے۔ قافلہ میں شہید مرحوم بھی تھے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ — آخری تقریر

یاد رکھو اور اس جلسہ میں یہ واضح الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آج بھی اگر تم نے مرزائیت کا سدباب نہیں کیا اور اس کے خلاف پاکستان میں ایک منظم تحریک نہیں چلائی ان کے خاتمے کے لیئے، تو یہ سمجھ جاؤ کہ پاکستان ان کے قبضہ میں آئے گا اور یہ ایک مرزائی سٹیٹ بنے گا اور تمہارے اوپر مرزائی مسلط ہوں گے۔ اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ناموس ہماں کے ہاتھوں سے لٹی جا رہی ہے۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جو تمہیں چیخ چیخ کے پکار رہی ہے خدا را ذرا اس کی آواز بھی سن لو۔ نہیں سنو گے تو یہ میں واضح الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا ان کے سامنے جانا اور ان سے شفاعت کا توقع رکھنا یہ بہت بعید ہو گا۔

بہرحال! انہیں چند الفاظ پر میں ختم کر دینا چاہتا ہوں۔ یہی دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ اس ملک میں اسلامی قانون رائج ہو اور صحیح جمہوریت پہ یہ ملک ہمارا چلے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی تحفظ ہو سکے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

ساروکی میں جلسہ مدرسہ قاسم العلوم ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ۱۰ مئی بروز جمعۃ المبارک ایک روزہ جلسہ منعقد ہو گا جس میں مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اقبال نعمانی، ڈاکٹر غلام محمد حافظ تنگزار احمد آزاد اور مرزا غلام نبی جانباز خطاب کریں گے

بقیہ — بیاد شہید

ہم نے ہر چند کوشش کی کہ ان کے لئے سونے وغیرہ کا حسب مراتب اہتمام ہو۔ لیکن محمدی مساوات پر عمل کا یہ عالم تھا کہ مرحوم ساتھیوں سمیت دفتر میں دری پر لیٹ گئے اور کسی قسم کا امتیازی برتاؤ پسند نہ کیا۔

ہاں تو قصہ اپنی ملاقات کا عرض کر رہا تھا۔ لاہور کی شبانہ روز مصروفیتوں کے بعد اگلے دن مفتی صاحب اور شہید مرحوم کا سرگودھا کا سفر تھا۔ میں بھی چلا گیا۔

سرگودھا میں سب سے پہلے بار سے خطاب ہوا۔ حضرت مفتی صاحب تو بہرحال نرم گرم چشیدہ، جہاندیدہ اور پرانے راہنما ہیں لیکن شہید مرحوم نے جس خوبی سے محترم دانشوروں کے سامنے اپنا نقطہ نظر پیش کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ باربار کی تالیاں اور تحسین و آفرین کے ڈونگرے اس نوجوان کے روشن مستقبل کا پتہ دے رہے تھے اور ہم خوش تھے کہ قدرت نے مفتی صاحب کا اچھا رفیق کار پیدا کر دیا ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ

ع آکے بیٹھے بھی نہ تھے کہ اٹھائے بھی گئے

کے مصداق وہ اتنی جلدی دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور اپنے بزرگوں، دوستوں اور مداحوں کو غم واندوہ میں مبتلا کر جائیں گے۔ سچ یہ ہے کہ ع

مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

پریس کانفرنس بھی ہوئی اور رات کو عظیم الشان جلسہ بھی شہید کی تقریر معرکہ کی تھی۔ جس خوبی سے اس نے اپنا مافی الضمیر ادا کیا اور ظالم حکمرانوں کو للکارا۔ وہ اسی کا حصہ تھا (یہ تقریر میرے پاس محفوظ ہے)

سرشام برادر مکرم خورشید صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا نے مولانا جلال دین ناظم عمومی جمعیۃ ضلع سرگودھا کی معیت میں درخواست کی کہ ممکن ہو تو صبح کا ناشتہ میرے یہاں کیا جائے۔ آپ نے بطیب خاطر منظور فرما لیا۔

اگلی صبح چونکہ مفتی صاحب نے ڈیرہ جانا تھا اور راستہ میں خانقاہ سراجیہ مجددیہ میں مختصر قیام کا ارادہ تھا اس لیئے اس خواہش کا اظہار ہوا کہ شہید مرحوم اس مرکز علم و طریقت سے ہو کر جائیں۔

خانقاہ مقدس کی نمائندگی کے لیئے جو دوست تشریف لائے ہوئے تھے وہ مصر ہو گئے کہ ناشتہ کا پروگرام ملتوی کر دیں۔ لیکن آپ نے میزبان کی مرضی کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

بھائی جان ع دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را کے پیش نظر مخمصہ کا شکار تھے۔ خانقاہ معلیٰ اور حضرت مفتی صاحب کا معاملہ ایک طرف تھا کہ ان دونوں بارگاہوں میں مجال دم زدن نہیں تو مرحوم کو اپنے یہاں لے جانے کا شوق دوسری طرف۔ آخر مرحوم سے طے یہ ہوا کہ اذان فجر سے متصل آپ دفتر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازیں۔ ہم آپ کو فی الفور فارغ کر دینگے۔ اور آپ نے فرمایا، بہت اچھا۔ جلسہ کی تھکاوٹ کے باوجود آپ علی الصبح جاگے، خالق بے نیاز کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنی نیاز مندی کا مظاہرہ کر کے ع

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

پر عمل کیا اور صدائے اللہ اکبر کے ساتھ محترم زمان خان صاحب اچکزئی سینئر سمیت سوئے دفتر چل پڑے۔ وہیں باجماعت نماز ادا کی اور اس کے متصل "دعوت شیراز" میں شریک ہو کر دعائیں دیتے رخصت ہو گئے۔

ع یارب یہ ہستیاں اب کس دیس بستیاں ہیں

پنجاب کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے احباب نے آپ سے اپنے اپنے علاقہ کے لیئے وقت لیئے تھے۔ اس طرح ایک ماہ پروگرام بن گیا تھا اور ہم خوش تھے کہ اس ایک ماہ میں جی بھر کر ملاقاتیں ہوں گی لیکن عبدالصمد اچکزئی مرحوم کے حادثہ کے پیش نظر یہ پروگرام ملتوی ہو گیا اور بالآخر وہ خود بھی ظالموں کی گولی کا نشانہ بن گئے۔

آہ! او ظالم! تیری ماں تجھے روئے تو نے کتنے دلوں کو توڑا اور کتنے آبگینوں کو ٹھیس پہنچائی۔

مجھے یقین ہے کہ تو مکافات عمل کے فطری قانون سے بچ نہیں سکے گا۔ ہماری آرزو ہے کہ تو بہت جلد اپنے کیئے کا خمیازہ بھگتے۔

مرحوم تو دنیا سے رخصت ہو گئے اور بلاشبہ کامیاب و کامران ہو کر رخصت ہوئے۔ لیکن جن درندہ صفت انسانوں نے یہ خونی ڈرامہ رچایا ہے۔ ان کو اس خون ناحق کا حساب دینے کے لیئے اپنے کو تیار کر لینا چاہیئے۔ اس لیئے کہ ان بطش ربك لشديد

آج کچھ مصلحت بیں قسم کے لوگ شہید مرحوم کے اس سانحہ پر اپنی مجلسوں میں عجیب قسم کے تبصرے کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ بہادری کا کیا صلہ ملا؟ ایسے روسیاہوں سے شہید حریت و ختم نبوت کی روح کا آخری خطاب یہ ہے ؎

سودا خمار عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو دے گیا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
او روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

تغمدہ اللہ بغفرانہ وادخلہ فی دار النعیم۔

وفات جگر گداز

علاقہ صدر شاہ پور کے مشہور خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی ناظم مولانا عبدالکریم صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ مسمی محمد مفتی محمود عمرانی دو سال کی عمر میں بعارضہ نمونیہ فوت ہو گیا ہے۔ جملہ احباب سے التجا ہے کہ والدین کے لیئے صبر و اجر کی دعا فرمائیں۔

العارض محمد عبدالرشید معلم
مدرسہ جامعہ حنفیہ کریمیہ
صدر شاہ پور
سرگودھا

کاروان جمعیۃ منزل بہ منزل

بلوچستان میں کئے جانے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھانا جہاد ہے

قادیانیت یہودیت کا چربہ اور سب سے بڑا فتنہ ہے

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم کا خطاب

رحیم یارخاں - گذشتہ روز علاقہ پکالاڑاں کے دارالعلوم عثمانیہ کے عظیم الشان جلسہ عام سے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ... پاکستان اسلام کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا تھا اور حصول پاکستان کے لئے مسلمانوں نے عظیم قربانیاں دی تھیں - قربانیوں کا مقصد وحید ملک میں شریعت محمدیہ کا نفاذ تھا - لیکن ستائیس برس گذر گئے ہیں - اسلام کا نام تک نہیں بلکہ اسلام اور ناموس رسالت کی توہین کی جارہی ہے - قرآن پاک کی تحریف ہورہی ہے - حال ہی میں ربوہ سے ۸۰ ہزار قرآن پاک تحریف شدہ نسخہ جات شائع ہوئے - پنجاب و سندھ کے علاوہ بلوچستان کی صرف ایک تحصیل فورٹ سنڈیمن میں تین ہزار نسخے تقسیم کئے گئے - انہوں نے فرمایا کہ مرزائیت ملک وملت کے لئے خطرناک فتنہ ہے اور یہ فتنہ یہودیوں کا چربہ ہے انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک مرزائیوں کو حکومت غیرمسلم اقلیت قرار نہیں دیتی، ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے حضرت نے فرمایا - اسلام کی کشتی پر جو لوگ سوار ہوں گے کامیاب ہیں - جو اس کشتی سے دور ہوئے دنیا و آخرت میں ناکام ہوں گے - جمعیۃ علماء اسلام ملک میں ہمیشہ مظلوموں کی حمایت کرتی رہے گی - ظالم کے خلاف جہاد میں مصروف عمل ہے - اس وقت بھٹو حکومت ظلم و تشدد پر اتری ہوئی ہے - بلوچستان میں عوام پر فوج مسلط ہے - غریب عوام پتے اور گھاس کھانے پر مجبور ہیں - اس لئے ظلم کے خلاف آواز اٹھانا افضل جہاد ہے - جلسہ عام سے جمعیۃ رحیم یارخاں کے جنرل سیکرٹری مولانا حماد اللہ شفیق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا شمس الدین کا قتل سیاسی ہے اور اس میں برسراقتدار طبقہ کا عمل دخل ہے حکمران طبقہ کے اشارہ پر ان کو شہید کیا گیا ہے - کیونکہ بلوچستان میں واحد شخصیت مولانا سید شمس الدین تھے جو حکومت کے سامنے رکاوٹ تھے اور ظالم حکمرانوں کی آنکھ میں آنکھ ملا کر بات کرتے تھے - آپ نے فرمایا کہ شہیدوں کا خون رائیگاں نہیں جاتا - جلسہ عام سے جمعیۃ ضلع رحیم یارخاں کے ناظم نشریات عبدالصبور خاں ڈاہر نے بھی خطاب کیا -

مولانا سید شمس الدین کے بارے میں حضرت مولانا عبدالحق کی قرارداد مسترد کر دی گئی

قومی اسمبلی کے حالیہ سیشن کے آغاز میں ۲۰ مارچ کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ (اکوڑہ خٹک) نے مجاہد اسلام مولانا شمس الدین مرحوم کے واقعہ شہادت پر قومی اسمبلی میں باقاعدہ قرارداد پیش کرنے کے لئے نوٹس دیا تھا - مگر اسے اسمبلی سیکرٹریٹ نے حسب ذیل مراسلہ کے ساتھ مسترد کردیا - (ادارہ)

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

نمبر الف - ۷ (۱۲) ۷۴ - ایمپس (آر ڈی نمبر ۱)

اسلام آباد ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء

بخدمت

جناب مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)

رکن قومی اسمبلی

موضوع - مولانا شمس الدین کا قتل

محترمی!

حسب الحکم آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قومی اسمبلی کے قواعد طریق کار و انصرام کارروائی ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۱۲۷ بشمول قاعدہ ۱۲۶ (۲) کے تحت اسپیکر نے آپ کی مذکورہ بالا قرارداد جس کا نوٹس آپ نے ۲۰ مارچ ۱۹۷۴ء کو دیا تھا مسترد کر دی ہے - آپ کا مخلص

(عنایت علی) اسسٹنٹ سیکرٹری

دادو ضلع کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع دادو کی ضلعی مجلس شوریٰ اور تمام شاخوں کے امراء ونظماء کا ایک مشترکہ اجلاس مورخہ ۶ مئی ۱۹۷۴ء بروز پیر بعد نماز مغرب بمقام مدرسہ دارالعلوم محلہ غریب آباد دادو منعقد ہو رہا ہے - جس سے جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے عہدیدار خطاب فرمائیں گے - تمام ممبران شوریٰ اور ضلع دادو کی تمام شاخوں کے امراء ونظماء سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر شرکت فرمائیں - ایجنڈا حسب ذیل ہے - (۱) ضلعی مبلغ کا تقرر (۲) بجٹ پر نظر ثانی (۳) تنظیمی امور پر غور، باقی امور باجازت صدر -

(محمد شفیع قریشی ناظم جمعیۃ ضلع دادو سندھ)

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ چوہدری انور پاشا نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ جمعیۃ کے بعض حلقوں میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جہلم میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ کی علیحدگی کے بعد مقامی جمعیۃ اور ان کے مابین کشمکش پائی جاتی ہے اس لئے یہ وضاحت ضروری سمجھی گئی ہے کہ ہمارا مولانا موصوف سے کوئی جھگڑا نہیں ہے - مولانا موصوف اپنی بعض مجبوریوں کے باعث جمعیۃ سے الگ ہوئے ہیں لیکن انہوں نے علیحدگی کے بعد بھی جمعیۃ کے کسی کام میں رکاوٹ پیدا نہیں کی - بلکہ یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ مقامی اور ضلعی سطح پر جمعیۃ کا عظیم کام انہی کی بھرپور محنت اور مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے - یہی وجہ ہے کہ جہلم کے دیگر مذہبی حلقوں کی طرح جمعیۃ کے کارکن بھی مولانا عبداللطیف صاحب کا احترام کرتے ہیں اور انہیں اپنا مذہبی پیشوا سمجھتے ہیں -

جناب انور پاشا نے امید ظاہر کی ہے کہ جمعیۃ سے علیحدگی کے بارے میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ اپنے فیصلے پر کبھی نہ کبھی ضرور نظر ثانی فرمائیں گے -

قادیانی افسر کی مذموم سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نہر کالونی میانوالی کے قادیانی ڈپٹی کلکٹر کی مذموم تبلیغی سرگرمیوں کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ افسر کو الحاد و ارتداد کی تبلیغ سے باز رکھا جائے - ورنہ حالات کی ذمہ داری قادیانیوں پر ہوگی - حاضرین نے متفقہ طور پر مولانا موصوف کے مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے قادیانی افسر کے رویہ سے نفرت کا پرجوش اظہار کیا -

امیر جمعیۃ کا انتقال

جمعیۃ علماء اسلام پیر محل کے امیر اور مدرسہ منور الاسلام کے بانی گذشتہ روز انتقال فرما گئے - اناللہ وانا الیہ راجعون - قارئین مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں - ادارہ مرحوم کے فرزند جناب عبدالخالق جالندھری اور دیگر ورثاء کے غم میں برابر کا شریک ہے -

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کلاں کی تشکیلِ نو

نوشہرہ۔ جمعیۃ کے کارکنوں کا بھاری اجلاس بمقام حجرہ یاد درخان زیر صدارت مولانا الحاج محمد اسماعیل منعقد ہوا۔ اجلاس میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور امیر جمعیۃ مولانا درخواستی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا کہ وہ ہمیشہ باطل طاقتوں کے خلاف سرگرم عمل رہے اور قوم کو اپنے اسلاف کا زندہ نمونہ پیش کیا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کلاں کی مندرجہ ذیل تشکیل نو کی گئی۔

امیر	مولانا الحاج محمد اسماعیل
ناظم اعلیٰ	کفایت اللہ
نائب امیر ۱	ڈاکٹر سردار حسین
" " ۲	مولانا عبد القہار
" " ۳	مولانا مصباح الحق
نائب ناظم ۱	میر عالم
" " ۲	بختور شاہ
ناظم نشر و اشاعت	محمد ظفر خاں
نائب ناظم " "	انعام اللہ
خزانچی	صوفی سرفراز خاں

مولانا عبد اللطیف کا طوفانی دورہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبد اللطیف نے گذشتہ دنوں مسلم باغ قلعہ سیف اللہ فورٹ سنڈیمن لورالائی، سنجاوی اور ہرنائی کا طوفانی دورہ کیا۔ انہوں نے متعدد عام جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور ان علاقوں میں جماعت کی ابتدائی تشکیل بھی کی۔ مولانا عبد اللطیف کا ہر جگہ زبردست خیر مقدم کیا گیا اور عوام انہیں جلوس کی شکل میں شہر لے کر گئے۔ مولانا عبد اللطیف صاحب نے مولانا شمس الدین شہیدؒ کے والد سے اظہار تعزیت کیا اور شہید ختم نبوت کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ مولانا عبد اللطیف نے اخبار ندائے بلوچستان کوئٹہ پر پابندی کی سازش سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور ان مقامات پر سینکڑوں پمفلٹ تقسیم کئے۔ مولانا کا دورہ بے حد کامیاب رہا۔

اکابر پر اظہار اعتماد

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کی مساجد میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ حضرت مولانا مفتی غلام مرتضےٰ صاحب خطیب جامع مسجد بلال اور مولانا حافظ محمد سعید انور خطیب جامع مسجد مدنی نے مولانا شمس الدین شہیدؒ کے قتل کی پرزور مذمت کی مولانا کی دینی خدمات کو سراہا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا شہیدؒ کے قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے مجرموں کو برسرِ عام پھانسی پر لٹکایا جائے۔ علماء نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر مولانا مرحوم کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا تو کسی بھی سیاسی لیڈر کی جان کو محفوظ رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی قیادت پر کل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کے احکامات پر مولانا شہید کی طرح جان کی بازی لگانے کا عزم مصمم کیا گیا۔

جمہوری حقوق بحال کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا ایک اجلاس گذشتہ روز منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجلاس حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ، قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا عبید اللہ انور، صوبائی امیر جناب مولانا سید محمد شاہ امروٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہے

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان و سرحد میں منصفانہ سیاسی حل تلاش کر کے عوام کے جمہوری حقوق بحال کئے جائیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں مکمل طور پر اسلامی قوانین نافذ کر کے مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور فحاشی، عریانی کو ختم کیا جائے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے کمر توڑ گرانی کو ختم کرنے کے لئے موثر طریق کار اختیار کیا جائے اور سہرائی پر آئے دن ہونے والے حادثات کی روک تھام کے لئے انتظامات کئے جائیں

یہ اجلاس سندھ اسمبلی کے رکن جناب منیر احمد ارائیں کی ناگہانی موت پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور ورثاء کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرم کا فوراً پتہ لگا کر اسے قرار واقعی سزا دے اور اس ایکسیڈنٹ کی تحقیقات عدالت سے کروائی جائے۔

مولانا شمس الدین بیباک مجاہد تھے

(رپورٹ حافظ محمد نعیم آزاد)

نوشہرہ ورکاں۔ مدرسہ دار العلوم فاروقیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام زیر صدارت مولانا محمد سلیمان صاحب ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے مولانا شمس الدین صاحبؒ کے قتل پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا مرحوم کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ اس کے علاوہ مولانا شمس الدین صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا شہیدؒ جہاں ایک مذہبی راہنما تھے وہاں آپ پاکستان کی عظیم سیاسی شخصیت تھے اور ختم نبوت کے بیباک مجاہد تھے

جلسہ میں مولانا قاری عبد الحی صاحب عابد نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

بڑھتی ہوئی گرانی پر قابو پایا جائے

(رپورٹ محمد بشیر خاں)

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور شوریٰ کا ماہانہ اجلاس بمقام دفتر گول چوک چنیوٹ بازار میں مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح زیر صدارت مولانا عبد العلیم جالندھری امیر شہری جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی سیاسی صورت حال اور جماعت کے تنظیمی امور پر غور و خوض ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس جناب خواجہ محمد اکرم بٹ صاحب سابق پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت ۔ ۔ ۔ ۔ کا پرزور خیر مقدم کرتے ہوئے دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے فی الفور ہنگامی حالات ختم کر کے صحیح جمہوریت بحال کی جائے۔ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ اخبارات پر سے پابندی ختم کی جائے۔ بلوچستان کا مسئلہ تشدد کی بجائے سیاسی طور پر حل کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے اور ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر فوراً قابو پا کر غریب عوام کی پریشانی کو دور کیا جائے۔

باغ کنونشن کو کامیاب بنایا جائیگا

جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر ایبٹ آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت قاری عبد العزیز صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

صدر	قاری عبد العزیز صاحب
نائب صدر	عبد القیوم آزاد
جنرل سیکرٹری	عبد اللطیف خان خلیق
جائنٹ سیکرٹری	محمد ریاض
خزانچی	محمد مجاہد

سیکرٹری نشر و اشاعت عبد الحلیم صاحب منتخب ہوئے۔

اجلاس میں تمام طلباء نے مرکزی رہنما محمد اسمٰعیل فاروقی، عبد الحمید، محمد آزاد اور قاری نذیر فاروقی پر اعتماد کا اظہار کیا اور عہد کیا کہ باغ میں دو روزہ کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قربانی دی جائے گی اور جو لوگ کنونشن کو ناکام کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا جائے گا۔

بلوچستان میں ظلم وتشدد کی پالیسی کا خاتمہ ہو کر رہے گا

ہم ضمنی الیکشن کے نتائج کو ہرگز تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے جلسہ عام میں قائد جمعیۃ کا خطاب

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ گذشتہ روز حق نواز پارک میں مولانا عبدالقدوس امیر ضلعی جمعیۃ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اعلان کیا کہ موجودہ حکومت کی ظلم و جبر کی پالیسی کے خلاف جد و جہد جاری رہے گی۔ اور وہ وقت دور نہیں، جب ظلم و جبر کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔

آپ نے بلوچستان میں حکومت کی پالیسیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور وفاقی حکومت کے اعلانِ بلوچستان پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے جھوٹے مقدمات قائم کر کے سیٹیں خالی کرائی ہیں اور پھر دھاندلی اور جبر کے ذریعہ اپنے امیدوار کامیاب کرائے ہیں۔ ہم ان نام نہاد انتخابات کو تسلیم نہیں کرتے اور بلوچستان میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات کی بنیاد پر اکثریتی پارٹی کو حکومت سپرد کرنے، فوج کو واپس بلانے اور سیاسی کارکنوں کے خلاف مقدمات واپس لینے کے سوا اور کوئی حل قبول نہیں کریں گے۔ آپ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں ظلم و جبر کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔ اور وہاں کے عوام کے جمہوری و آئینی حقوق حکومت کو بحال کرنے ہوں گے۔

آپ نے کہا مشرقی پاکستان کو ملک سے الگ کرنے کی سازش کرنے والی قوتیں آج پاکستان کے باقی ماندہ حصہ کو تقسیم کرنے کی سازش کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے گا اور ہم ملکی سالمیت کے خلاف اٹھنے والے ہاتھ کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔

فوج واپس بلائی جائے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا ماہانہ ضلعی اجلاس اکبری درگاہ سکرنڈ میں زیر صدارت امیر ضلع نواب شاہ حضرت مولانا الحاج پیر علی احمد شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کی شاخوں سے کثیر تعداد میں اراکین نے شرکت کی ناظم عمومی مولانا قائم دین نے سالانہ جماعتی کارگذاریوں اور آمد و خرچ کی رپورٹ اور گوشوارہ پیش کیا۔ مولانا عرض محمد اور مولانا عبدالحی صاحب نے مولانا شمس الدین صاحب کی شہادت کو ایک عظیم قومی المیہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مظلوم ناحق کے خون کی سرخ لکیروں کی ضیا پاشیوں سے ظلم و زیادتیوں کی تاریک رات ختم ہونے والی ہے۔

ایک قرارداد میں بلوچستان کی صورت حال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بلوچستان میں ڈھائے جانے والے مظالم اور اندوہناک کارروائیاں فی الفور بند کی جائیں اور فوج کو بارکوں میں واپس بلایا جائے۔

تیسری قرارداد میں مولانا نور محمد صاحب کے گھر کے سامان اور تمام کتب خانہ کے جل کر خاکستر ہو جانے پر اظہار افسوس کیا گیا۔

مفتی اعظم کا دورۂ بلوچستان

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۱۷ مئی کو کوئٹہ پہنچیں گے۔ جہاں آپ جمعیۃ کے صوبائی تربیتی کنونشن میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد آپ فورٹ سنڈیمن تشریف لے جائیں گے اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی الیکشن میں حضرت مولانا سید محمد زاہد صاحب کے حق میں انتخابی حلقہ کا دورہ کریں گے۔ الیکشن سے فراغت کے بعد آپ قومی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں شرکت کے لئے اسلام آباد روانہ ہو جائیں گے۔

مولانا عبدالکریم کا عزم فورٹ سنڈیمن

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی ضمنی الیکشن کے سلسلہ میں فورٹ سنڈیمن تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں آپ انتخابی جلسوں سے خطاب فرمائیں گے اور خصوصی شخصیتوں سے ملاقات کریں گے۔

قاضی عبدالرشید کرنالوی کی جمعیۃ میں شمولیت

رحیم یار خاں۔ قاری عبدالرشید کرنالوی آف صادق آباد نے مع احباب مجلس احرار اسلام سے مستعفی ہو کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں واحد نمائندہ جماعت ہے جو ملک میں خالص اسلامی نظام کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔

قاری صاحب کی شمولیت کا مولانا حماد اللہ شفیق جنرل سیکرٹری جمعیۃ رحیم یار خاں جناب منور حسین صاحب ضیاء جوائنٹ سیکرٹری جمعیۃ صادق آباد اور عبدالصبور خان ڈاہر اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے خیر مقدم کیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں شہید رحؒ کی یاد

مولانا سید شمس الدین شہیدؒ کی المناک شہادت پر مکہ مکرمہ میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ حرم پاک میں نماز مغرب کے بعد ایک بڑے اجتماع میں حضرت مولانا جنیوٹی نے شہیدؒ کے مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔

حاجی محمد زماں خاں صاحب کی طرف سے اظہار تشکر

جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان و سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی نے اُن تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے ان کے ساتھی، دوست اور راہنما مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام کی شہادت پر ملک بھر سے ٹیلیگرام، خطوط اور بیانات کی صورت میں یا ذاتی طور پر مل کر اظہار تعزیت و ہمدردی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ مشکل ہے کہ سب حضرات کو فرداً فرداً جواب دوں۔ اس لئے میں اس اخباری بیان کے ذریعہ سب بزرگوں اور احباب کا شکرگذار ہوں۔ جنہوں نے اس عظیم صدمہ کے موقع پر حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ہمارے ساتھ غم میں شرکت کا ثبوت دیا انہوں نے مزید کہا کہ چند روز قبل جب وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ساتھ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کے دورے پر گئے تو ہر جگہ لوگوں کو بڑی تعداد میں مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام کی شہادت پر سوگوار اور نہایت غمزدہ پایا۔

سلیم خان میں جمعیۃ کا انتخاب

کیمبلپور (علاقہ چھچھ) مدرسہ خدام الدین سلیم خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابات ہوئے جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل حضرات کو عہدیدار منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے کے لئے چند اہم فیصلے بھی ہوئے اور یہ طے پایا کہ تمام دیہاتوں میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کی جائیں اور انتخابات کرائے جائیں۔

اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ انشاء اللہ سرحد اور بلوچستان کے غیور مسلمانوں کی طرح علاقہ چھچھ کے عوام بھی اکابرین جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا عبیداللہ انور کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے ہر قسم کی خدمات پیش کرتے رہیں گے انتخاب درج ذیل ہے:۔

صدر	مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد سکنہ اصغر
نائب صدر	مولانا محمد طیب مدرس مدرسہ خدام الدین سلیم خاں
ناظم اعلیٰ	حافظ محمد زمرد صاحب
نائب ناظم	حافظ محمد وارث صاحب
سیکرٹری	قاری فضل الٰہی صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری	حافظ محمد اسماعیل صاحب
خزانچی	حافظ شبیر محمد صاحب موضع سلیم خان
سالار اعلیٰ	حافظ محمد عبدالرزاق صاحب موضع سلیم خاں
نائب سالار	حافظ محمد صدیق صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

(رپورٹ:۔ قاضی محمد اشرف)

صادق آباد

۱۸ اپریل کو جمعیۃ طلباء اسلام صادق آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان) منعقد ہوا حافظ منور حسین صاحب ضیاء کی تلاوت کے بعد جناب جاوید ابراہیم پراچہ (نائب صدر مرکزیہ) نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر بالتفصیل روشنی ڈالی پراچہ صاحب کے بعد دیگر مقامی طالب علم راہنماؤں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر اجلاس نے ہدیۂ تبریک پیش فرما کر جمعیۃ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

اسی دن رات کو مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ شہید اسلام کی تعزیت کے سلسلے میں ایک جلسۂ عام بھی ہوا۔ جس کی صدارت تحصیل صادق آباد جمعیۃ علماء اسلام کے امیر جناب میر عبدالرحیم صاحب نے کی۔ حافظ عبدالرحمٰن اشرف (ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام رحیم یار خان) نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز کیا۔ مولانا انوارالحق باری نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ حافظ منور حسین صاحب ضیاء نے نعت پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں طالب علم رہنماؤں جناب عبدالرشید وٹو (بستی) جناب امام بخش مظہر، صوبائی صدر جناب رانا شمشاد علی خاں اور جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے خطاب کیا۔ تمام مقررین نے مولانا شہید اسلام کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ بھی مولانا کی طرح جان تو پیش کردیں گے لیکن باطل کے آگے کبھی بھی سرنگوں نہیں ہوں گے۔ مولانا مرحوم کے مشن (یعنی نظام خلافت کے قیام) کو پورا کرنے کے لئے آخری دم تک کوششیں کرتے رہیں گے۔

چک (ضلع سکھر)

گزشتہ دنوں چک جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک عظیم الشان کنونشن چک میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی امیر جناب حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی کے علاوہ ان کے صاحبزادے جناب منیر احمد شاہ صاحب ضلعی کنوینر جناب امیر حمزہ اور ضلعی ناظم عمومی جناب نذیر احمد بھنوار نے شرکت کی پہلا اجلاس خاص جمعیۃ طلباء اسلام کے لئے مخصوص تھا۔ جس میں کافی طلباء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کی وجہ بھی بیان کی۔ دوسرا اجلاس جمعیۃ طلباء اسلام کے معاونین کا تھا۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کی کارکردگی پیش کی گئی اور مقامی مشکلات کا بھی ذکر کیا گیا۔

بعد ازاں جلسہ عام سے حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امروٹی مدظلہٗ کے علاوہ جناب امیر حمزہ آزاد اور جناب نذیر احمد بھنوار نے بھی بالتفصیل اپنا پروگرام پیش کیا

جھنگ

۱۲ اپریل کو جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جھنگ کا ایک اجلاس بصدارت ضلعی صدر صاحب جناب محمد اقبال خاں شیردانی منعقد ہوا۔ اجلاس سے جناب [illegible] چنیوٹی اور جناب حافظ عبداللطیف عثمانی شورکوٹی نے بھی خطاب کیا۔ ان حضرات نے جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام اس کی عظمت و اہمیت اور اس کا اصلاحی پروگرام بالتفصیل پیش کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۴ جون ۱۹۷۰ء کو ضلعی کنونشن کیا جائے گا جس میں مرکزی و صوبائی رہنماؤں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائیگی بعد ازاں مولانا شہید اسلام رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

ضروری اعلانات

(۱) بلوچستان سے تعلق رکھنے والے جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام ارکان کو بالخصوص اور دیگر ارکان کو بالعموم ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مولانا شہید اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب میں کام کرنے کے لئے اور وہاں کے رہنے والے احباب اپنا ووٹ کاسٹ کرنے کے لئے جلد از جلد ژوب کے علاقے میں پہنچ جائیں۔

محمد اسلوب قریشی
صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

---

(۲) تمام شاخوں کے ذمہ دار احباب سے درخواست ہے کہ "ترجمان اسلام" یا "عزم" کے لئے خبریں بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھا کریں۔

(۱) خبریں صرف جماعتی پروگرام سے متعلق اور مختصر ہونی چاہئیں۔

(۲) قرار دادیں صرف اخبارات میں ہی دیا کریں

(۳) جو خبریں قطعاً وقتی ہوں وہ بھی ہمیں ارسال نہ کریں بلکہ صرف روزناموں کو ہی بھیجا کریں۔

---

(۳) تمام احباب جمعیۃ سے درخواست ہے کہ اپنی تنظیم کا نام لکھتے وقت صرف درج ذیل طرز ہی استعمال کریں۔ مہریں بنواتے وقت بھی خیال رکھیں۔

"جمعیۃ طلباء اسلام"

سید مطلوب علی زیدی ناظم عمومی
جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

بقیہ ۔ مولانا شمس الدین کا نسب نامہ حریت

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ایک ایسا مجاہد عالم جس نے تحریک ریشمی رومال کی بنا ڈال کر عالمی استعمار کو حیرت میں ڈال دیا۔ وہ سامراج جس کے اقتدار میں سورج نہیں ڈوبتا تھا، شیخ الہند نے پوری دنیا میں اس کے خلاف آگ بھڑکا دی۔ ایسا جری انسان جس نے مالٹا اور اسکندریہ کے سنگلاخوں میں ۵ سال آزادی کے جرم میں جیل کاٹی۔ کیا مجال اس کے پائے استقلال میں کچھ فرق آئے۔ اس کی کمر پر تپتی ہوئی سلاخیں لگائی گئیں کہ انگریز کی مخالفت چھوڑ دو، مگر زبان حق بیان سے ایک لفظ ظلم کی حمایت میں نہ نکلا۔

امام راشد سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

وہ حق آگاہ اور حریت شناس مرد، جس نے ۴۲ سال تدریس میں چالیس ہزار علماء پیدا کر کے پورے عرب و عجم میں سامراجی عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے آزادی کے جرم میں ۹ سال قید کاٹی۔ گولی کا حکم ہوا، قاتلانہ حملے ہوئے۔ بیماریاں برداشت کیں۔ مخالفین کی گالیاں سنیں۔ انگریز کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ آندھیوں کے مسموم تھپیڑے انہیں اپنے ارادوں کی تکمیل سے باز نہ رکھ سکے۔ ابطال کی ظلمت کدہ گھٹائیں ان کا راستہ روک نہ سکیں۔ انہوں نے عالمی استعماریت سے ٹکر لی۔ آخر تاریخ اپنے تئیں ان کے کارنامے دہرانے پر مجبور ہے۔ تاریخ ہند ان کی خدمات کا ذکر کئے بغیر نامکمل ہے

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ایشیا کا وہ عظیم خطیب جسے انگریز کی مخالفت کے جرم میں ۱۱ سال جیل کاٹنا پڑی۔ اسے تین بار زہر دیا گیا۔ تین دفعہ پھانسی کا حکم ہوا۔ پوری زندگی درویشی میں گذار دی، حکومت کے بے پناہ ظلم کے باوجود انہیں کوئی طاقت خرید نہ سکی۔

شہید اسلام مولانا سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

وہ جواں سال حق گو انسان جس نے اپنی عمر کے ابتدائی مراحل میں اسلام کی ایسی خدمت کی کہ عقل و خرد حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کو نیپ اور جمعیۃ سے جدا کرنے کے لئے، حق کی آواز بند کرنے کے لئے لالچ دیئے گئے۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اس کے اہل خانہ کو پریشان کیا گیا۔ اس کو زندان کے سنگلاخوں میں بے دردی کے ساتھ مار آگیا۔ کیا مجال کہ وہ لغزش کھا جائے۔ اس کے ایمان میں کچھ فرق آئے۔ آخر وہ ظلم کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اور صداقت کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیا۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

فورٹ سنڈیمن کے الیکشن میں مولانا محمد زاہد کو کامیاب بنایا جائے

الیکشن میں دھاندلی برداشت نہیں کی جائیگی۔ حاجی محمد زمان خاں۔

جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان و سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام نے اسلام اور اصولوں کی خاطر جان قربان کی ہے اور ان کے وحشیانہ قتل سے درد دل سے بہرہ ور ہر انسان کا کلیجہ شق ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کا قتل یقیناً سیاسی قتل ہے۔

سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی نے مزید کہا ہے کہ مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے امیدوار اور مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام کے والد بزرگوار مولوی سید محمد زاہد صاحب کو زیادہ سے زیادہ ووٹ دے کر کامیاب بنائیں اور یہ ثابت کر دیں کہ مولوی سید شمس الدین صاحب شہید اسلام کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جمہوری متحدہ محاذ کی تمام سیاسی جماعتوں نے مولوی سید محمد زاہد صاحب کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ مولوی سید محمد زاہد صاحب جیسے قابل جید عالم نڈر، بردبار اور زخم خوردہ باپ کو کامیاب بنانا ہمارا فرض ہے۔

سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ انتخاب میں دھاندلیوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ آپ نے کہا، الیکشن میں ناجائز مداخلت کی پوری قوت سے مزاحمت کی جائے گی اور ایسے عزائم کو ناکام بنا دیا جائے گا۔

شہری جمعیۃ جہلم کے عہدیدار

امیر	خواجہ محمد اسحاق صاحب
نائب امیر ۱	حاجی لال دین صاحب
نائب امیر ۲	قریشی عبد اللطیف صاحب
ناظم عمومی	بابو عبد الحق
ناظم ۱	محبوب علی
ناظم ۲	مولانا عبد الرؤف (جادہ)
سیکرٹری نشریات	حافظ محمد اکرام زاہد جہلم

امیر مرکزیہ کی طرف سے اعلان

حضرت الامیر مولانا محمد عبد اللہ درخواستی نے ربیع الثانی کا آخری ہفتہ ضلع ہزارہ کے دورہ کے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس کے علاوہ ماہ رجب تک دوسرے تمام دورے منسوخ کر دیئے ہیں۔ اس لئے دوسرے مقامات کے احباب کوئی پروگرام نہ رکھیں۔

اسلامی ممالک میں قادیانیوں کو کسی قسم کی ملازمت نہ دی جائے

قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ

رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں مولانا چنیوٹی کی شمولیت اور اہم فیصلے

مکہ مکرمہ۔ رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام موتمر المنظمات الاسلامیۃ کے اجلاس میں دنیا بھر کے مسلم ممالک نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے مسلمانوں کے ساتھ نکاح، نماز جنازہ اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنے کی ممانعت کی جائے۔ اور اسلامی ممالک میں ان کو کسی قسم کی ملازمت نہ دی جائے۔

کانفرنس میں دنیا کے مسلمان ممالک کے نمایندوں کے علاوہ ہندوستان سے جمعیۃ علماء ہند کے ممتاز راہنما حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ اور پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بھی شرکت کی مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ لجنۃ التیارات الفکریۃ باطل نظریات کی سب کمیٹی میں بھی شامل ہوئے۔ آپ نے مدیر ترجمان اسلام کے نام اپنے مکتوب میں موتمر کے فیصلوں کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ موتمر میں بالاتفاق قادیانیوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ہم نے قادیانیت کے سلسلہ میں جو تجاویز موتمر میں پیش کی تھیں وہ سب کی سب بالاتفاق قبول کر لی گئی ہیں اور موتمر کا یہ فیصلہ دوررس نتائج کا حامل اور ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام شاخوں سے اپیل کی ہے کہ وہ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے امین عام شیخ صالح قزاز کے نام مبارکباد کے خطوط اور تار ارسال کریں۔ اور اس تاریخی فیصلہ کا روایتی جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کریں۔

مولانا منظور احمد دو ماہ تک مکہ مکرمہ میں عمومی و خصوصی مجالس میں رد قادیانیت کی تبلیغ اور رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں شرکت کے بعد اب مدینہ منورہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں آپ مدینہ یونیورسٹی کے طلبا اور دیگر حضرات کو رد قادیانیت کی تعلیم دینگے۔

جمعیۃ میں خواجہ محمد اکرم کی شمولیت کا خیر مقدم

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام یونٹ نمبر ۳ حلقہ غلام محمد آباد کے امیر مولوی عبد الحمید، نائب امیر صوفی محمد بشیر خاں، ناظم محمد نذیر ناظم نشر و اشاعت محمد یوسف عثمانی اور حافظ عبد الحمید خازن محمد سلیمان سالار جمعیۃ گارڈ نے مشترکہ بیان میں گزشتہ شب اقبال پارک دھوبی گھاٹ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام کے موقع پر خواجہ محمد اکرم بٹ صاحب سابق صدر پاکستان جمہوری پارٹی ضلع لائلپور کے جمعیۃ میں شمولیت کے اعلان کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے اور بٹ صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کو اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا

جمعیۃ علماء اسلام تپہ شوگرہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس بمقام ترناب مسجد صفی اللہ استنا و محلہ زیر صدارت مولانا عبد الصمد صاحب امیر شوگرہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا فضل مولا صاحب امیر تحصیل چارسدہ نے خطاب کیا۔ اس کے بعد امیر جمعیۃ مبلغ تحصیل چارسدہ عبد القہار صاحب نے اس خبر کی تردید کی کہ وہ ہزاروی گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میرے متعلق اخبار نوائے وقت میں لکھا ہے کہ میں ہزاروی جمعیۃ میں شامل ہوا ہوں۔ لہٰذا اعلان کرتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں بدستور مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مفتی اعظم مفتی محمود اور مولانا عبید اللہ انور صاحب وغیرہ سب اکابر جمعیۃ پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا ایک اجلاس ۱۹ اپریل کو غرناطہ ہوٹل میں زیر صدارت جناب خواجہ فقیر اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں شہری و ضلعی جمعیۃ کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

امیر ضلع	حضرت مولانا محمد اکرم صاحب کھیوڑہ
نائب امیر ۱	″ عبد الرحمٰن قاسمی چکوال
″ ″ ۲	حاجی عبد الرشید صاحب جہلم
ناظم عمومی	چوہدری محمد انور پاشا ″
ناظم	چوہدری محمد ہاشم صاحب ″
ناظم	ملک غلام شبیر ایڈووکیٹ پنڈدادنخاں
خازن	صوفی فضل احمد صاحب جہلم
سالار ضلع	مولوی محمد شفیع صاحب ″
نائب سالار ضلع	محمد اعجاز ″
سیکرٹری نشر و اشاعت	محمد اکبر ″

جمعیۃ میں شمولیت

احمد پور شرقیہ۔ موضع واہی جوگیاں کے جناب حافظ اللہ وسایا صاحب اور بستی احمد پور کے راجہ ریاض الحسن صاحب نے پیپلز پارٹی سے علیحدگی اختیار کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس دور میں علماء حق ہی ملک و قوم کی صحیح راہنمائی کر سکتے ہیں۔

انتظامیہ کو پاک کیا جائے

نعمان پورہ باغ۔ جمعیۃ العلماء آزاد جموں و کشمیر نعمان پورہ کے مولانا قاری محمد انور نے ایک اخباری بیان میں سردار عبدالقیوم کی ان کوششوں کو سراہا ہے، جو وہ اسلامی آئین کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔ قاری انور نے کہا کہ اگر یہ کارنامہ سردار صاحب منتخب ہو کر ہی کر لیتے تو آج ان کے سامنے وہ رکاوٹیں نہ ہوتیں جو پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاہم یہ بھی غنیمت ہے کہ سردار صاحب نے اپنے دور کے زوال پر اس کام کو شروع کیا ہے۔ قاری محمد انور نے کہا کہ اگر واقعی سردار صاحب اسلامی آئین نافذ کرنا چاہتے ہیں تو اس سلسلہ میں انہیں انتظامیہ کو بدعنوان اور راشی قسم کے افراد سے پاک کرنا ہوگا انہوں نے کہا کہ انتظامیہ حکومت کے اہم پرزے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر یہ دل و جان سے حکومت کے نافذ کردہ قوانین کا احترام نہیں کرتی تو کوئی بھی قانون نافذ نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا کہ اگر یہ طبقہ اسی طرح رہا تو پھر اسلامی آئین کا بھی وہی حشر ہوگا جو سردار صاحب کی نافذ کردہ اصلاحات کا ہوا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر سردار صاحب نے انتظامیہ پر توجہ نہ دی تو پھر نہ صرف ان کی بدنامی ہوگی بلکہ بے دین طبقہ کو اسلامی آئین کو بدنام کرنے کا موقع مل جائے گا کہ اسلام آج کی دنیا میں ہمارے مسائل حل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔

مولانا قاری محمد انور نے سردار صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں علماء اور ہر تحصیل سے با اثر شخصیتوں پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل کریں۔ جو بدعنوان اور راشیوں کی فہرست تیار کر کے حکومت کو پیش کرے۔

جمعیۃ حاصل پور کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت صوفی جمال دین صاحب نے کی۔ اجلاس سے ڈاکٹر محمد شریف صاحب امیر جماعت نے خطاب کیا اور اجلاس بلانے کی غرض و غایت بیان کی آپ نے فرمایا کہ ہماری خوش قسمتی اور سعادت ہے کہ حضرت درخواستی مدظلہ العالی جیسا ولی اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ جیسا مفکر ہمارے قائد ہیں اور دوسری جماعتیں اس کی نظیر لانے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ مکمل اعتماد و سکون کے ساتھ جماعت کا کام کریں۔ شرکاء اجلاس نے مرکزی قائدین پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا اس سلسلہ میں علاقہ حاصل پور کا وسیع دورہ کیا جائے گا۔

واہی جوگیاں احمد پور شرقیہ میں جمعیۃ کا انتخاب

امیر	قاضی غلام محمد صاحب
نائب امیر	حافظ اللہ وسایا 〃
ناظم اعلیٰ	حافظ اللہ ڈیوایا 〃
خازن	ملک محمد رمضان 〃

بستی پتی چانگ کا انتخاب

امیر	مولانا محمد دین صاحب
نائب امیر	حاجی پیرانڈتہ 〃
ناظم اعلیٰ	ملک محمد عثمان 〃
خازن	عمر وڈہ 〃

تبلیغی جلسہ

جامع مسجد محمدیہ جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور میں ۱۰ رمئی بروز جمعہ بعد نماز عشاء شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں ایک تبلیغی جلسہ سے خطاب کریں گے۔

ہزاروی گروپ میں شمولیت کی تردید

سکھر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نے ان تمام افواہوں کی سختی سے تردید کی ہے کہ وہ ہزاروی گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ پر مکمل اعتماد رکھتا ہوں اور ان کے حکم پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم گراؤنڈ میں ۷، ۸، ۹ رمئی کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور دیگر زعماء ملت خطاب فرمائیں گے۔

مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ کا مطالبہ

اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ میں پاکستانی طلبہ کا ایک نمائندہ اجتماع منعقد ہوا جس میں درج ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ کا یہ اجتماع نوجوان، نڈر، حق گو اور مایہ ناز عالم دین بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین رحؒ کے قتل پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے مولانا مرحوم کو جس بہیمانہ اور سفاکانہ طریقے سے شہید کیا گیا ہے۔ اس سے تاریخ پاکستان میں ایک سیاہ باب کا اضافہ ہوا ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حادثہ کی فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو موت کی سزا دی جائے۔ حکومت نے اس گھناؤنے واقعہ پر اگر ذرہ بھر بھی غفلت سے کام لیا تو یہ ہولناک سانحہ پاکستان بھر میں بدامنی اور خانہ جنگی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ جو ملک و ملت کے لیئے انتہائی خطرناک ہوگا۔ ہم اس موقعہ پر تمام مکاتب فکر اور محب وطن حلقوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ فروعی اختلافات اور باہمی انتشار کو ختم کر کے باطل قوتوں کے خلاف صف آرا ہو جائیں اور دشمنان اسلام کے شیطانی منصوبوں کو خاک میں ملانے کے لیئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، تاکہ ایسے شرمناک واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور شہید کے خون کو پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ کا ذریعہ بنائے۔ پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا عبدالمجید ندیم کی وضاحت

ع ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

ترجمان اسلام کے پچھلے شمارہ میں مولانا غلام یٰسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام جھنگ سے منسوب ایک بیان نظر سے گذرا۔ شاید مولانا موصوف کے نام سے ایک واقعہ کی آڑ میں ذاتی بغض کا اظہار مقصود تھا، جیسا کہ انداز تحریر سے مترشح ہے۔ اس سلسلہ میں وضاحت ضروری سمجھتے ہوئے عرض ہے کہ جس جلسہ کو شیخ اقبال ایم پی اے کا جلسہ کہا گیا وہ دراصل باب عمرؓ کے سامنے ہونے والا سالانہ جلسہ تھا، جو جمیع مسلمانان اہلسنت جھنگ کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔ اور باب عمرؓ کی اہمیت سب کے سامنے ہے اس جلسہ میں میری شرکت مسلمانان جھنگ کے اجتماعی فیصلہ کے پیش نظر ہوئی۔ جو جلسہ سے قبل ایک میٹنگ میں کیا گیا تھا۔ اس اسٹیج کو شیخ اقبال کا سٹیج قرار دینا دشمنان صحابہ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔ میں جھنگ کے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ باب عمرؓ کو کسی فرد واحد کے لیے رجسٹرڈ نہ سمجھیں بلکہ اس پہ بہنے والے خون شہداء کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیئے سب اپنا اپنا فرض ادا کریں۔

(سید عبدالمجید ندیم)

لودھی صاحب کا وصال

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب لودھی سابق لیکچرار ایم اے او کالج لاہور ۱۲ر اپریل ۷۲ء کو ٹریفک حادثہ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ان کے دوستوں اور ہمسفروں سے گذارش ہے کہ قبلہ لودھی صاحب مرحوم کے متعلق جو تاریخی معلومات ان کے پاس تحریراً، ذہناً یا کوئی تصنیف موجود ہو تو درج ذیل پتہ پہ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مہربانی

محمد اقبال لودھی
سرائے صالح ہری پور
ہزارہ

تفہیم القرآن پر ایک نظر

قسط نمبر ۴

نقطۂ آغاز اور اصلِ قرآن

از: محقق جلیل مولانا محمد اسحاق صدیقی مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی

اس پر انشاء اللہ ہم کچھ دیر کے بعد بحث کریں گے۔ پہلے ان کے اس غلط رویہ کی نقاب کشائی مناسب ہے جو انہوں نے انسان کے صحیح رویہ کے متعلق اختیار کیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پر ایمان اور ان کی ہدایت کی پیروی ہر انسان پر فرض ہے۔ اور بلاشبہ اس فرض کا احساس اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنا ہی صحیح رویہ ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ انسان کا ہر وہ رویہ غلط ہے، جو اس سے مختلف ہو۔ مگر جس طرح یہ صحیح ہے اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ اس غلطی کے درجات بھی مختلف ہیں۔ نہ ہر غلطی یکساں ہے اور نہ ہر غلطی کی سزا یکساں۔

مودودی صاحب ہر غلطی کی "سزا خلود فی النار" بتا رہے ہیں۔ اور ہر غلط رویہ پر یہ وعید سنا رہے ہیں کہ دنیا سے گذر کر عالم آخرت میں جب آؤ گے تو ابدی رنج و مصیبت کے اس گڑھے میں ڈال دیئے جاؤ گے جس کا نام دوزخ ہے"۔ سوال یہ ہے کہ کیا مومن فاسق بھی جہنم میں ہمیشہ کے لئے داخل کیا جائیگا۔ رویہ تو اس کا بھی "صحیح رویہ" سے مختلف ہے۔ وہ ایمان رکھتا ہے مگر ان کے تقاضوں پر عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے خلاف راستہ اختیار کرتا ہے۔ اس لئے بقول مصنف اسے ابدی مصیبت کے گڑھے (یعنی دوزخ) میں ڈال دیا جائے گا۔ بالفاظ دیگر وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ یہ قول مسلک اہل سنت کے خلاف اور خوارج کا مسلک ہے۔ اہل سنت کے نزدیک کافر و مشرک ہی ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جائے گا۔ کوئی مومن اس میں ہمیشہ نہیں رہیگا میعاد سزا پوری کر کے اس کا اس سے نکلنا اور جنت میں داخل ہونا قطعی اور لازم ہے۔ مقدمہ کے قاری کو یہ پوچھنے کا بھی حق حاصل ہے کہ انسان کو مندرجہ بالا ہدایت اور فہمائش کا جو وقت مصنف نے مقرر کیا ہے اس کا ثبوت ان کے پاس کیا ہے؟ قرآن مجید تو یہ بتاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اتارتے وقت یہ ہدایت فرمائی گئی تھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قلنا اھبطوا منہا جمیعاً فاما یاتینکم منی ھدی فمن اتبع ھدای فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون والذین کفروا و کذبوا بآیتنا اولئک اصحاب النار ھم فیہا خالدون (البقرۃ)

ہم نے (حضرت آدم و حوا) سے کہا کہ تم سب اس سے (جنت سے) نیچے اتر جاؤ (یعنی زمین پر) پس اگر تمہارے پاس میری جانب سے ہدایت آئے پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ تو ایسے لوگوں کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے۔ پس یہی لوگ جہنم والے ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اس میں انسان کے منصب خلافت کی طرف اشارہ بھی نہیں ملتا۔ آیت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا گیا۔ تو انہیں بتا دیا گیا کہ تمہاری اولاد کے لئے یہ عالم دنیا عالم ابتلا ہے۔ یہ غلط رویہ بھی اختیار کر سکتے ہیں اور صحیح بھی۔ میں انکی ہدایت و رہنمائی کا انتظام کروں گا۔ ان میں سے جو شخص میری ہدایت قبول کرے گا۔ اور میری اطاعت کرے گا۔ اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں اور وہ امتحان میں کامیاب سمجھا جائے گا۔ اور جو شخص کفر اور میری آیتوں کی تکذیب کا مرتکب ہو گا وہ جہنم کے دائمی عذاب میں مبتلا ہو گا۔ اس کے کسی لفظ سے بھی اس وقت اولاد آدم کو منصب خلافت عطا کرنا اور یہ منصب عطا فرماتے وقت ہدایت مذکورہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ یہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں کوئی آیت بھی ایسی نہیں دکھائی جا سکتی جس میں یہ مضمون مذکور ہو کہ انسان کو یہ ہدایت منصب خلافت عطا فرماتے وقت فرمائی گئی تھی۔ ذخیرہ احادیث میں بھی اس مضمون کی کوئی حدیث نظر نہیں آتی۔ معلوم نہیں کہ صاحبِ تفہیم نے یہ کہاں سے سمجھا۔

مودودی صاحب کے نزدیک خلافت کے معنیٰ

مودودی صاحب اصل قرآن اس چیز کو قرار دیتے ہیں کہ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ اس لئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خلافت کا مفہوم ان کے نزدیک کیا ہے؟ کیونکہ خلافت کے معنیٰ نیابت کے ہیں وہ کن امور میں اللہ تعالیٰ کی نیابت کرتا ہے۔؟ اس کی تشریح انہوں نے اپنے مقدمہ میں نہیں کی۔ حالانکہ اس مقام پر اس ضرورت تھی۔ مگر اپنی دوسری تحریروں میں انہوں نے اس کی توضیح کی ہے۔ باقی آئندہ